نمبر ۱۳ | مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۹ ہجری | جلد ۱۸

حضرت خلیفۃ المسیح شملہ میں

شملہ ۲۵ جولائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

کل حضور ۲½ بجے کے قریب پنجاب کونسل کو دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔ جبل پور کے چند معزز بوہرے حضور سے ملاقات کے لئے کوٹھی کی طرف آرہے تھے۔ مگر حضور کو جاتے دیکھکر ادھر ہی روانہ ہوگئے۔ اور کونسل میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے مختصر ملاقات کی۔ ان کی خواہش پر آج صبح نو بجے کا وقت اُن کو جون کونسل میں دیا گیا ہے۔

حضور کا سارا خاندان اور خدام بھی بخیریت ہیں۔

جماعت احمدیہ کے نئے مولوی فاضل

اگرچہ پنجاب یونی ورسٹی کے عربی اور فارسی امتحانات کے ممتحنین طلباء کے ساتھ نہایت سختی کرنے میں دیرینہ شہرت رکھتے ہیں۔ لیکن اس سال کے امتحانات میں انہوں نے جس تشدد اور بے ضابطگی سے کام لیا۔ وہ بہت ہی افسوسناک تھا۔ اخبارات میں اس کے خلاف بہت کچھ لکھا گیا۔ لیکن مولوی فاضل کے امتحان کا جو نتیجہ نکلا ہے۔ اس سے ثابت ہوگیا ہے۔ کہ بیچارے طلباء کو کسی قسم کی ہمدردی کا مستحق نہیں سمجھا گیا۔ سارے پنجاب کے طلباء میں سے جن کی کافی تعداد تھی۔ صرف اکیس ۲۱ پاس ہوئے۔ ان میں چھ جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء ہیں جنکے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) عطاء الرحمٰن صاحب پسر ماسٹر مولا بخش صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ (۲) اقبال الدین صاحب قصوری۔

(۳) یوسف شاہ صاحب کشمیری۔ (۴) ولی محمد صاحب ساکن کھارا متصل قادیان۔

(۵) عبداللہ صاحب قادیان۔ (۶) محمد نذیر صاحب ملتانی۔ قادیان

تمام یونی ورسٹی میں عطاء الرحمٰن صاحب اول نمبر رہے۔ اور چار سو سترہ (۴۱۷) نمبر حاصل کئے۔

بہشت کی حقیقی راہ

فرمودہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی مسلمان اللہ تعالےٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہکر اور مان کر کہ وُہ میرا محبُوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے۔ اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھدیتا ہے۔ سچّے مسلمان کو اگر کہا جاوے۔ کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے۔ اور نہ آرام ہیں نہ لذات ہیں۔ تو وُہ اپنے اعمال صالحہ اور محبت الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا۔ کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالےٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بنا اور امید پر نہیں ہے۔ بلکہ وُہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے۔ کہ وُہ حقیقت میں خدا تعالےٰ ہی کی شناخت اس کی محبت اور اطاعت کے لئے بنائی گئی ہے۔ اور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں۔ اس لیے وُہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے۔ تو اس کو اپنے محبوب حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے۔ بہشت و دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا جاوے۔ کہ خدا تعالےٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میری فطرت ایسی واقعہ ہوئی ہے۔ کہ وُہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے۔ اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صُورت میں دلایا جاوے۔ کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لاانتہا موت سے بڑھکر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے۔ جیسے اگر کوئی بادشاہ عام اعلان کرائے۔ کہ اگر کوئی ماں اپنے بچے کو دودھ نہ دیگی۔ تو بادشاہ اس سے خوش ہوکر انعام دے گا۔ تو ایک ماں کبھی گوارا نہیں کرسکتی۔ کہ وُہ اس انعام کی خواہش اور لالچ میں اپنے بچے کو ہلاک کرے۔ اسی طرح ایک سچا مسلمان خدا کے حکم سے باہر ہونا اپنے لئے ہلاکت کا موجب سمجھتا ہے۔ خواہ اُس کو اس نافرمانی میں کتنی ہی آسائش اور آرام کا وعدہ دیا جاوے۔

پس حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جاوے۔ کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بنا پر نہ ہو۔ بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہوکر ہو۔ پھر وُہ محبت بجائے خود اس کے لئے ایک بہشت پیدا کر دیتی ہے۔ اور حقیقی بہشت یہی ہے۔ کوئی آدمی بہشت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ جب تک وُہ اس راہ کو اختیار نہیں کرتا ہے۔ اس لئے میں تم کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ اسی راہ سے داخل ہونے کی تعلیم دیتا ہوں۔ کیونکہ بہشت کی حقیقی راہ یہی ہے۔ خدا تعالےٰ نے جو اتمام نعمت کی ہے۔ وُہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے۔ جس روز اتمام نعمت ہوا۔ یہ اس کی طرف اشارہ تھا۔ کہ پھر اتمام نعمت جو لیظہرہ علے الدین کلہ کی صورت میں ہوگا۔ وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وُہ جمعہ اب آگیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے وُہ جمعہ مسیح موعود کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ اس لئے کہ اتمام نعمت کی صورتیں در اصل دو ہیں۔ اول تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعت ہدایت۔ اب تم غور کرکے دیکھو۔ تکمیل ہدایت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل طور پر ہوچکی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے مقدر کیا تھا۔ کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ دُوسرا زمانہ ہو۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروزی رنگ میں ظہور فرمائیں۔ اور وُہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لیظہرہ علے الدین کلہ اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ یہ آیت مسیح موعود کے زمانہ سے متعلق ہے۔ درحقیقت اظہار دینا اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جبکہ کل مذاہب میدان میں نکل آویں۔ اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں۔ اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آگیا ہے۔ چنانچہ اس وقت پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع میں جو جو سہولتیں میسر آئی ہیں۔ وہ سب کو معلوم ہیں۔ ڈاک خانوں کے ذریعہ سے کل دنیا میں تبلیغ ہوسکتی ہے۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام دنیا کے حالات پر اطلاع ملتی ہے ریلوں کے ذریعہ سفر آسان کر دیئے گئے ہیں۔ غرض جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں۔ اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے۔ اور اظہار دین کی صُورتیں نکلتی آتی ہیں۔ اس لئے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لیظہرہ علے الدین کلہ کہہ کر فرمائی تھی۔ یہ وُہی زمانہ ہے۔ جو الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کی شان کو بلند کرنے والا۔ اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صُورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے۔ اور پھر یہ وُہی وقت اور جمعہ ہے۔ جس میں و اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کی پیشگوئی پُوری ہوتی ہے۔ (الحکم ۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۲ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میگزین

مندرجہ بالا نام سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان نے ایک سہ ماہی رسالہ نکالنا شروع کیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر اردو انگریزی مضامین پر مشتمل شایع ہوچکا ہے۔ جو ظاہری شکل اور خوبصورتی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہے۔ حصہ اردو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بلاک کا فوٹو اور حصہ انگریزی میں ہیڈ ماسٹر صاحب کا فوٹو دیا گیا ہے۔ مضامین زیادہ تر موجودہ اور سابقہ طلبائے سکول کے ہیں۔ جن میں سے بعض بُہت اچھے اور دلچسپ ہیں۔

رسالہ کی غرض جہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فیض یافتہ اصحاب کو اس مقصد کی طرف خصوصیت سے توجہ دلانا ہے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد رکھی تھی۔ وہاں اس میں پڑھنے والے طلباء کو اس بات کے لئے تیار کرنا ہے کہ وُہ اپنی زندگی خواہ کسی میدان میں گذاریں۔ اس فرض کی ادائگی میں ضرور مشغول رہیں۔ جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی طرف سے ان پر عائد ہوتا ہے۔ یہ نہایت مبارک مقصد ہے۔ اور ہم دلی خواہش رکھتے ہیں۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اس میں کامیاب ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس رسالہ کے اجراء پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:-

”میرے نزدیک یہ رسالہ مفید ہوسکتا ہے۔ اگر طالب علم اس کا بوجھ خود اٹھائیں“۔ اس لئے طالب علموں کو خواہ وُہ نئے ہوں۔ یا پُرانے۔ تحریک کی جاتی ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول سے اپنے تعلق کا لحاظ رکھتے ہُوئے فوراً رسالہ کے خریدار بن جائیں اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی پُوری کوشش کریں۔ سالانہ چندہ کچھ زیادہ نہیں۔ صرف چار روپیہ ہے۔ معاونین سے تین روپیہ اور سرپرست حضرات سے پانچ روپیہ کی توقع رکھی گئی ہے۔ خریداری کے لئے احباب مینیجر رسالہ کی خدمت میں لکھیں پہلے پرچہ کی بعض باتوں کی طرف زبانی طور پر ہم نے ناظم صاحب رسالہ کو توجہ دلائی ہے امید ہے۔ وُہ اگلا پرچہ اور زیادہ دلچسپ اور مفید شائع کر سکیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

احمدی حکومت کس طرح قائم ہوگی

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جہاں اپنی یہ "تحقیق" پیش کی ہے۔ کہ

"قادیانی نقطۂ سیاست کانگرسی نقطۂ نگاہ سے بلند تر ہے"

وہاں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ

"خالص ٹھیٹھ احمدی حکومت قادیان کا نقطۂ نگاہ ہے"

ترقی کرنا ہر قوم کا حق ہے

کسی قوم کا اپنی حکومت قائم کرنیکی خواہش رکھنا اور اس کے لئے جدوجہد کرنا کسی ہوشمند انسان کے نزدیک قابل اعتراض فعل نہیں۔ جب دنیا میں ہر قسم کی ترقی کرنا اور دوسروں سے آگے بڑھنا ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔ تو جماعت احمدیہ کو اس حق سے نہ تو محروم کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ وہ محروم ہوسکتی ہے اس لحاظ سے ہمیں یہ کہنے میں کچھ بھی باک نہیں۔ کہ ہم دنیا میں احمدی حکومت کے قیام کے آرزومند ہیں۔ اور اس کے لئے جدوجہد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں:۔

ہم کس طرح اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم کسی قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کرکے۔ اس کے ملک میں فتنہ وفساد پھیلا کر اس کے قوانین کی خلاف ورزی کرکے اور اس کے مقابلہ میں تشدد اور خونریزی اختیار کرکے احمدی حکومت قائم کرنا نہیں چاہتے۔ بلکہ آئینی طریقوں کے ذریعہ اور وہ فرض ادا کرتے ہوئے جو ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ اور جس کے لئے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ اور آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ قائم کی۔ یعنی تبلیغ اسلام کرکے احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں:۔

خلاصہ مطلب

زیادہ واضح مگر مختصر الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے۔ کہ ہم دنیا کو احمدی بناکر احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اسلام کے جھنڈے کے نیچے لاکر ایک سلک میں منسلک کرنا چاہتے ہیں۔ کفر اور شرک کو مٹاکر اسلامی وحدانیت کا پرچم لہرانا چاہتے ہیں۔

آج جو لوگ مسلمانوں کے محض مسلمان کہلانے کی وجہ سے خون کے پیاسے ہیں۔ انہیں اسلام کے شیدائی اور فداکار بنانا چاہتے ہیں اس وقت جو قومیں مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے پر تلی ہوئی ہیں۔ خود اُن کے ذریعہ اسلام کی ظاہری شان وشوکت قائم کرنا چاہتے ہیں:۔

تمام اقوام کی حکومت

غرض ہم مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانا۔ اور غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور صاف ظاہر ہے۔ جس وقت یہ فرض مکمل طور پر ادا ہو گیا۔ اس وقت احمدی حکومت کے قائم ہونے میں ایک لمحہ کی دیر بھی نہ لگے گی۔ اس طرح جو حکومت قائم ہوگی۔ وہ بےشک احمدی حکومت کہلائے گی۔ لیکن دراصل وہ تمام اقوام کی حکومت ہوگی۔ کیونکہ احمدی کسی خاص قوم کا نام نہیں۔ بلکہ جو شخص بھی خواہ وہ کسی قوم۔ کسی ملک اور کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ جب خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ کی جماعت میں شامل ہوجائے۔ جو موجودہ زمانہ میں دنیا کو حقیقی نور سے منور کرنے کے لئے مبعوث ہوا تو وہ احمدی ہے۔ پس احمدی حکومت کسی کے لئے خطرہ اور خوف کا باعث نہیں ہوسکتی۔ بلکہ خوشی اور مسرت کی چیز ہے۔ کیونکہ کسی جگہ احمدی حکومت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک وہاں کی اقوام اپنی عداوتیں اور دشمنیاں ترک کرکے بخوشی ایک سلک میں منسلک نہ ہوجائیں۔ اور جب وہ اس نعمت سے متمتع ہوجائیں گی۔ تو پھر جو حکومت قائم ہوگی۔ اسے ہر قوم اپنی حکومت سمجھیگی:۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ارشاد

یہ ہے۔ وہ احمدی حکومت جو "قادیان کا نقطۂ نگاہ ہے"!

اور یہ ہے وہ طریق عمل جس کی وجہ سے "قادیانی نقطۂ سیاست کانگریس سے بلند تر" ہے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے جس خطبہ میں جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ

"اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت نہ قائم ہوجائے۔ تمہارے راستہ سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہوسکتے"

اس میں اسی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ساری دنیا کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"جب تک ہم ساری دُنیا کو احمدیت میں داخل نہ کرلیں۔ ہمارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اور کبھی چین سے زندگی بسر نہیں کرسکتے"

پھر فرمایا:۔

"جب تک تمام دنیا کے لوگوں کے اندر احمدیت نہ پھیلائیں اور اُن کے نفوس میں نیک تبدیلی نہ پیدا کرلیں۔ اس وقت تک ہمیں حقیقی امن نصیب نہیں ہوسکتا"!

پھر فرمایا:۔

"ہم اس وقت تک آرام سے نہیں رہ سکتے۔ جب تک دنیا کو اپنے رنگ میں رنگین نہ کرلیں"!

شریفانہ طریق

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ ہم کس طرح اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک ایسا شریفانہ اور دیانتدارانہ طریق ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ سب کے لئے کھلا ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب فرقہ اہلحدیث کے "سردار" کہلاتے ہوئے ہمت رکھتے ہیں تو اُٹھیں۔ اور دُنیا کو اہلحدیث بناکر "ٹھیٹھ اہلحدیث حکومت" قائم کرنے کی جدوجہد شروع کردیں۔ اسی طرح کسی اور فرقہ یا مذہب کے لوگ ٹھیٹھ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ تو میدان میں آئیں۔ اور دُنیا کو اپنا ہمخیال اور ہم عقیدہ بناکر اپنی حکومت قائم کرلیں:۔

صرف جماعت احمدیہ ہی اس طریق پر عمل کرسکتی ہے

مگر یہ کوئی آسان بات نہیں۔ اس طریق سے جدوجہد کرنا تو الگ رہا۔ اس کا خیال بھی دل میں لانا ان لوگوں کے لئے ناممکن ہے جو مذہبی لحاظ سے خود مُردہ ہوچکے ہیں۔ جب انہیں اپنے مذہب سے صرف نام کی وابستگی ہے۔ تو کیونکر ممکن ہے۔ کہ دوسروں کے اس سے وابستہ ہونے کی امید رکھ سکیں۔ مذہب کو مذہب سمجھ کر اس کی حقیقت سے واقف ہوکر اور اس کے فوائد سے مستفیض ہوکر مذہب کو ماننے والی جماعت صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جسے یہ سعادت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے۔ اور جو یقین رکھتی ہے۔ کہ اس کے پاس وہ صداقت ہے۔ جو ساری دُنیا پر پھیل کر رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اُس کا نقطۂ سیاست کانگرسی نقطۂ نگاہ سے بلند تر ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ساری دُنیا سے بلند تر ہے۔ وہ وقت آئیگا اور یقیناً آئیگا۔ جب جماعت احمدیہ اس نقطہ تک پہونچ جائے گی۔ ہماری موجودہ حالت کو ظاہری نظروں سے نہ دیکھئے حقیقت پر نظر رکھئے اور غور کیجئے کیا ہم خدا کے فضل سے اسوقت اس مقام سے بہت آگے نہیں۔ جہاں حضرت

مسلمانوں کیلئے ایک نیا خطرہ

اخبار "ریاست" دہلی نے اپنی تازہ اشاعت میں یہ راز منکشف کیا ہے۔ کہ

"ایک محب وطن شمالی ہند کا دورہ صرف اس غرض سے کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان میں ایک ایسی مضبوط آرگنیزیشن قائم کی جائے۔ جو موجودہ مذہب کے خلاف تبلیغ کرے۔ اس نئی تحریک کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کی تفریق اڑا دی جائے۔ ہر شخص خالص ہندوستانی ہو۔ اور اس میں صرف ان لوگوں کو داخل ہونے کی اجازت ہو۔ جو گائے اور سور میں فرق نہ سمجھیں۔ اور مذہب کو دنیا کی سب سے بڑی لعنت قرار دیں"

چونکہ ہندو ہر حالت میں ہندو رہ سکتا ہے۔ گائے اور سور میں فرق سمجھتے ہوئے بھی۔ اور نہ سمجھتے ہوئے بھی۔ وید وں کو ایشور یہ گیان مانتے ہوئے بھی۔ اور نہ مانتے ہوئے بھی۔ پرمیشور کا اقرار کرتے ہوئے بھی۔ اور انکار کرتے ہوئے بھی۔ مذہب کو سب سے مقدم چیز سمجھتے ہوئے بھی۔ اور اُسے لعنت قرار دیتے ہوئے بھی۔ چنانچہ ہندو قوم جس مجموعہ کا نام ہے۔ اس میں ان سب قسموں کے لوگ موجود ہیں۔ اس لئے اس تحریک سے ہندوؤں کو تو نقصان نہیں۔ لیکن مسلمانوں کے لئے اس میں بہت بڑا خطرہ ہے۔ اور وجہ یہ کہ ہندو شدھی وغیرہ کے ذریعہ مسلمانوں کو اپنے اندر جذب کرنے کے علاوہ اب ملک اور وطن کے نام بھی مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے میں مصروف ہو رہے ہیں۔ اور چونکہ کچھ لوگ سیاسی طور پر اپنے آپ کو کلیتہً ہندوؤں کے ہاتھ میں دے چکے ہیں۔ اس لئے ہندو توقع رکھتے ہیں۔ کہ ایسے لوگوں سے مذہب کو لعنت کہلا لینا کوئی مشکل امر نہیں ::

ان حالات میں بھی ایسے لوگوں نے اگر اپنے آپ کو نہ سنبھالا۔ اور ہندوؤں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنے رہے۔ تو وہ وقت دور نہیں۔ جب وہ اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے میں عار سمجھینگے۔ اور انہی معنوں میں ہندی کہلانے پر فخر کریں گے جو مذکورہ بالا تحریک کا مفہوم ہے ::

یہ خطرہ صرف خیالی اور قیاسی خطرہ نہیں۔ بلکہ اس کے آثار نمودار ہو چکے ہیں۔ اور ایسے مسلمان لیڈر ہیں۔ جو ہندوؤں کی رضاجوئی کی خاطر اصول اسلام کی تحقیر کرنے سے دریغ نہیں کرتے::

مسلمانوں کی تنظیم

معاصر "ہمت" ۲۴۔جولائی مسلمانوں کو اندرونی تنظیم کی طرف توجہ دلاتا ہوا لکھتا ہے:۔

"مسلمان اس وقت ایک قسم کی تباہی میں مبتلا نہیں ان کی زندگی کا ہر شعبہ برباد ہے۔ تعلیم میں وہ پیچھے۔ تجارت میں وہ شکست۔ سیاست ان کی پریشان۔ صنعت و حرفت ان کی مٹ رہی ہے۔ اور سب سے بڑی اور دردناک مصیبت یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ یقیناً ہر چیز سے زیادہ انہیں اندرونی اصلاح اور تنظیم کی ضرورت ہے"::

فی الواقعہ اس وقت مسلمانوں کو سب سے زیادہ ضرورت تنظیم اور اتحاد کی ہے۔ اور یہی ان کی بہت سی تباہیوں اور بربادیوں کا علاج ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اس کے لئے یہ طریق پیش کرتے ہیں۔ کہ تمام فرقے اپنے مذہبی عقائد سے دستبردار ہو کر جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ مان لیں وہ یا تو خیالی دنیا میں بستے ہیں۔ یا پھر مسلمانوں کے اتحاد اور تنظیم کے بدترین دشمن ہیں کسی محدود سے محدود حلقہ میں بھی کبھی ایسا اتحاد نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے سارے کے سارے ارکان ہر بات میں ایک ہی خیال اور ایک ہی رائے کے ہو جائیں۔ اور جب یہ نہیں۔ تو کس طرح ممکن ہے۔ کہ مختلف فرقے جو اپنے عقائد پر پورا پورا وثوق رکھتے۔ اور ان پر اپنی آخرت کی نجات سمجھتے ہیں۔ وہ ان سے دستبردار ہو جائیں۔ اس قسم کا خیال پیش کرنا اتحاد میں روڑا اٹکانا ہے۔ اتحاد اور تنظیم کی یہی صورت ہے۔ کہ مشترکہ اور متحدہ مفاد میں مل کر کام کیا جائے اور جب عقائد کا سوال ہو۔ تو اس کے متعلق بحث ہو۔ تحقیق کی جائے۔ اور نہ صرف اپنے آپ کو حق پر ثابت کیا جائے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اپنے عقائد قبول کرنے کی دعوت دی جائے لیکن جب کوئی ایسا معاملہ پیش ہو۔ جو ہر مسلمان کہلانے والے سے تعلق رکھتا ہو۔ تو اس میں سب کو متحد ہو جانا چاہیئے ::

احسان فراموش کون ہے

ہندو اخبارات مولانا شوکت علی کے اس بیان پر جو انہوں نے حال میں الہ آباد کے ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے دیا کہ "کوئی ہندو لیڈر بھی خواہ وہ مہاتما گاندھی ہی ہو۔ مسلمانوں سے صادق نہیں ثابت ہوا" (ملاپ ۲۵۔جولائی) انہیں بہت کچھ برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ "احسان فراموش" قرار دے رہے ہیں۔ لیکن وہ اتنا نہیں سوچتے۔ کہ مولانا شوکت علی ایک لمبے تجربہ کے بعد جس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اس کے اظہار کا انہیں کیوں حق حاصل نہیں ہے۔ ہندوؤں کو خود بھی اقرار ہے۔ کہ مولانا شوکت علی نے آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل گاندھی جی کی اطاعت اور پیروی کا جو نمونہ دکھایا اور مسلمانوں میں ان کی قدر و وقعت پیدا کرنے کے لئے جو کوشش کی۔ وہ کسی اور نے قطعاً نہیں کی۔ لیکن باوجود اس کے جب گاندھی جی میں انہوں نے مسلمانوں کے متعلق ہمدردی اور خیر خواہی کا کوئی شائبہ نہ دیکھا۔ تو وہ ان سے علیحدگی پر مجبور ہو گئے۔ اور اب ان کا فرض ہے۔ کہ جو کچھ انہوں نے گاندھی جی کے ساتھ رہ کر دیکھا اسے دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ اس کا نام احسان فراموشی نہیں ہے۔ بلکہ احسان فراموشی یہ ہے۔ کہ گاندھی جی سخت مشکلات کے وقت جن لوگوں کے ذریعہ مسلمانوں سے امداد حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ ان کی انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی ::

مجالس مقننہ کے آئندہ انتخاب اور مسلمان

نہ صرف ہندو۔ بلکہ ہندوؤں کے کاسہ لیس ایک دو مسلمان اخبارات بھی مولانا محمد علی کے اسمبلی کے اگلے انتخاب میں بطور امیدوار کھڑے ہونے کی خبر سُنکر بے حد مشتعل ہو رہے ہیں۔ اور طرح طرح کے آوازے کس رہے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ وہ باوجود گورنمنٹ سے عدم تعاون کا دعوےٰ رکھنے کے یہ گوارا نہیں کرتے۔ کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمانوں میں سے بھی قابل اشخاص اسمبلی میں جائیں۔ ورنہ اگر پٹیل اسمبلی کے صدر بن سکتے۔ اور کانگریس کے احکام کو پاؤں تلے روندکر صدارت پر قائم رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح متعدد دوسرے ہندو اسمبلی کے ممبر ہو سکتے ہیں۔ تو پھر مولانا محمد علی کے امیدوار بننے میں کیا حرج ہے ::

مسلمانوں کو چاہیئے۔ ہندوؤں کی اس قسم کی باتوں کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ اور اگلے انتخابات میں اپنے میں سے قابل ترین اصحاب کو منتخب کر کے بھیجیں۔ اور ان بہترین لوگوں کی قابلیتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ::

سرحدی پٹھانوں کی ہتک

مسلمانان سرحد کو کانگریسیوں نے جس طرح دھوکہ اور فریب سے گورنمنٹ کے مقابلہ میں کھڑا کر کے مصائب و آلام میں مبتلا کیا۔ وہ نہایت ہی خونچکاں داستان ہے۔ اور یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ بیچارے سرحدی مسلمان کانگریسیوں کے ہتھکنڈوں کا شکار ہوئے اس پر کانگریس والوں نے نہ صرف ان کی کوئی امداد نہ کی۔ بلکہ اب تو یہاں تک کہا جا رہا ہے۔ کہ مصائب برداشت کرنے میں ان کی ہمت اور حوصلہ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ محض گاندھی جی کے حکم کی تعمیل کرنے اور ان کے عقیدہ پر ایمان لانے کی برکت تھی۔ چنانچہ پرتاپ ۲۵۔جولائی لکھتا ہے

"پٹھان جیسی جوشیلی قوم نے جو معمولی سی بات پر پستول چلانے کو تیار ہوتی۔ مہاتما گاندھی کے عقیدہ عدم تشدد کو ایسی دل و دماغ میں جگہ دی ہے۔ کہ وہ کسی حالت میں بھی متزلزل ہونے میں نہیں آتا"

مطلب یہ کہ پٹھان قوم نے تیرہ سو سال میں اسلام سے جو کچھ سیکھا وہ تو معمولی سی بات پر پستول چلانے کو تیار ہو جانا تھا۔ لیکن اب گاندھی جی نے انہیں ضبط و تحمل کی ایسی تعلیم دی۔ کہ اسے دل و دماغ میں جگہ دیکر پٹھانوں نے اسلامی سبق بھلا دیا۔ سرحدی پٹھانوں کی جو اسلام کے بڑے شیدائی کہلاتے ہیں

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہٖ کا فرمودہ درس قرآن شریف

بقیہ سورۃ القارعہ

اُس نے اعلان کیا۔ کہ جو کوئی اپنے دروازوں کو بند کر کے اندر بیٹھ رہے گا۔ اُسے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے امان ہے۔ اِس اعلان کے ہوتے ہی سارے مکہ والے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا لشکر مکہ میں داخل ہوا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کا ایک عجیب نشان ظاہر ہوا۔ کُجا وہ حالت کہ آپ اِسی مکہ سے رات کی تاریکی میں ایسی حالت میں نکلے تھے۔ کہ صرف ایک شخص آپ کے ساتھ تھا۔ اور کُجا یہ دن۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ مگر مکہ والوں نے اُس دن کو اپنے لئے رات بنا لیا۔ یا تو رات کی تاریکیوں میں آپ کو مکہ سے نکلنا پڑا تھا۔ یا جب آپ قدوسیوں سمیت داخل ہوئے۔ تو اہل مکہ نے دِن کو اپنے لئے رات بنا لیا۔ یہ ایک عظیم الشان نشان تھا۔ جو ظاہر ہوا۔ القارعۃ میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ سورۃ بھی مکی ہے۔ جو نہایت زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہے۔

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝

اُس قارعہ کے دِن لوگ پراگندہ ٹڈیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ فراش۔ فراشہ کی جمع ہے۔ جس کے معنے ٹڈیاں ہیں۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝

اور بڑے بڑے لوگ اُس دن دُھنی ہوئی اُون کی طرح ہونگے۔ نفش اُنگلی کے ساتھ یا دُھننے والے آلے کے ساتھ رُوئی یا اون کو جُدا جُدا کرنے کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اُس روز کوئی ایک دوسرے کے ساتھ مل نہ سکیگا۔ جبال کا تو باقاعدہ سلسلہ ہوتا ہے۔ اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ و پیوستہ ہوتے ہیں۔ اور جنگوں میں بھی باقاعدگی۔ اور نظام کا قیام نہایت ضروری ہوتا ہے۔ مگر فرمایا۔ اس روز اہل مکہ دھنی ہوئی اُون کی طرح ہونگے۔ یعنی پراگندہ اور منتشر ہونگے۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝

موازین۔ میزان کی جمع ہے۔ جس کے معنے ترازو کے پلڑے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور اُس مقدار کو بھی کہتے ہیں۔ جو تولی جائے۔ فرمایا۔ وہ شخص جس کی میزان بوجھل ہوگی۔ اور جس کے پلڑے بھاری ہونگے۔ یعنی اعمال زیادہ اور وزنی ہونگے۔ وہ ایسی زندگی بسر کر رہا ہوگا۔ جو پسندیدہ ہوگی۔ اور کسی قسم کی کدورت اُس کے دل میں نہ ہوگی۔

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝

لیکن اس کے مقابلہ میں جن کی میزان ہلکی ہوگی۔ یعنی ایسے اعمال ہونگے۔ جو عارضی خواہشات کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کی اُمّ ہاویہ ہوگی۔

اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض اعمال عارضی ہوتے ہیں۔ جن کا اثر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مِٹ جاتا ہے۔ اور بعض کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ جن کا اثر دیرپا ہو۔ وہ ثقیل ہوتے ہیں۔ اور جن کا اثر عارضی ہو۔ وہ خفیف کہلاتے ہیں۔

ہاویہ کے معنے گرنے والی چیز کے بھی ہوتے ہیں۔ اور چڑھنے والی کے بھی۔ یہ دراصل محاورہ ہے۔ چونکہ ماں کے پیٹ سے جب بچہ نکلتا ہے۔ تو اس کی خصوصیات لیکر نکلتا ہے۔ اِس لئے یہ محاورہ ہے۔ جب کہتے ہیں۔ فلاں کی ماں ایسی ہے۔ تو مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ سرتاپا اُس خاصیت سے بھرا ہوا ہے۔ جس طرح بچہ ماں کی خصوصیات لے کر آتا۔ اور تمام باتیں اپنے اندر جمع کر لیتا ہے۔ اسی طرح جب یہ کہیں۔ فلاں کی ماں وہ ہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ کہ اُس میں وہ خصوصیت بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ اُمُّہٗ ھاویۃ کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس کے اندر گرنے کا مادہ نہایت ترقی پر ہوگا۔ تنزل کا مادہ انتہائی درجے کا ہوگا۔ یا دوسرے معنوں کے لحاظ سے من خفّت موازینہٗ کے مقابل پر آئیگا۔ یعنی جو ہلکا پلڑا ہو۔ چونکہ وہ ہمیشہ اوپر اُٹھتا ہے۔ اِس لئے ارتفاع وصعود کے لحاظ سے یہ معنے ہونگے۔ کہ اس میں کبر کا مادہ پایا جاتا ہے۔ دُنیا میں خدا کے انبیاء کے دشمن ہمیشہ کبر کی وجہ سے ہی مارے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ جتنا اونچا ہونا چاہتے ہیں۔ مَیں اتنا ہی اُنہیں نیچے گراتا ہوں۔ جنگ بدر میں ابوجہل کی جس طرح مَوت ہوئی۔ وہ اِس بات کا کُھلا ثبوت ہے۔ کہ کس طرح خدا تعالےٰ نے اُن کی گردنوں کو نیچا کیا۔ اور اُن کے غرور کو توڑ ڈالا۔ ایک صحابی جنگ کے بعد مُردوں کی دیکھ بھال کے لئے گئے۔ انہوں نے دیکھا۔ ابوجہل بھی دم توڑ رہا ہے۔ اُس نے دیکھتے ہی کہا۔ مَیں سخت تکلیف میں مبتلاء ہوں۔ مجھے جلدی مار دو۔ تا اس عذاب سے میں چھُوٹ جاؤں۔ وہ گردن کاٹنے لگے۔ تو اُس نے کہا۔ کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا۔ یہ بھی سرداری کی علامت تھی۔ اُنھوں نے کہا۔ مَیں تجھے یہ خوشی بھی نصیب نہ ہونے دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے ٹھوڈی کے پاس سے گردن کاٹی۔ تو انسان جب انبیاء کے مقابل پر کھڑا ہوتا ہے۔ اُسے ہر قسم کی ذلّت و رُسوائی پہنچتی ہے۔ ممکن تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہو جاتا۔ تو آپ ایسا سلوک نہ کرنے دیتے۔ کیونکہ آپ میں خدا تعالےٰ نے رحم اور شفقت کا مادہ بے حد رکھا ہوا تھا۔ مگر خدا نے اُسے ایک ایسے آدمی کے سپُرد کر دیا۔ جس کے دِل میں اُس کی شرارتوں کی وجہ سے سخت غصّہ تھا۔ اُس نے آخری وقت بھی اُس سے وہ سلوک کیا۔ جو اُس کے کبر کو چُور چُور کر رہا تھا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝

تجھے کس نے بتایا۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ یعنی اُس کی حقیقت کو تُو سمجھ ہی نہیں سکتا۔

نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

وہ ایک نہایت ہی تیز آگ ہے۔

حامیہ مبالغہ کے لئے آیا ہے۔ وگرنہ یہ مطلب نہیں۔ کہ آگ ٹھنڈی بھی ہوا کرتی ہے

آگ ہمیشہ گرم ہوتی ہے۔ حامیہ نے اُس کی تیزی اور شدت کو بیان کر دیا جیسے ہم کہیں چمکنے والا سورج۔ تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ کہ نہایت تیز روشنی دینے والا۔ ورنہ سورج ہمیشہ چمکا ہی کرتا ہے۔ تو نارٌ حامیہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ ایک نہایت ہی تیز آگ ہے۔ ایسی شدید آگ۔ کہ جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب مکہ پر حملہ کیا۔ تو کفار آپ کے مقابلہ کی قطعاً تاب نہ لا سکے۔ سب کو اپنے گھروں کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھنا پڑا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو نمایاں غلبہ حاصل ہؤا۔

سُورۃ التکاثر

(۱۶ر جون سنہ ۱۹۳۰ء)

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ

اس میں اللہ تعالےٰ نے کئی قاعدے بیان فرمائے ہیں۔ جن کی خلاف ورزی کرنے سے انسانی نسل افراد اور جماعتیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں۔ الھٰی کے معنے ہوتے ہیں۔ غافل کر دینا۔ اور تکاثر کے معنے زیادہ ہو جانے کے بھی ہیں۔ اور تکاثر کے معنے دوسرے پر کثرت میں غلبہ پانے کی کوشش کرنے کے بھی ہیں۔ آگے کثرت خواہ مال کے لحاظ سے ہو۔ خواہ تعداد کے لحاظ سے۔ تو الھٰکم التکاثر کے تین معنی ہونگے

(۱) تمہیں غافل کر دیا ہے زیادہ ہو جانے نے۔ یعنی چونکہ تمہاری تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔ اور تمہاری قوم بہت زیادہ پھیل گئی ہے۔ اس لئے تم غافل ہو گئے۔

دراصل دنیا کی تباہیوں کے بہت بڑے اسباب میں سے ایک تکاثر بھی ہوتا ہے۔ وہی قوم جو بڑے بڑے عظیم الشان کام کرنے کی عادی ہوتی ہے۔ اور بڑی بڑی اقوام کو اپنے سامنے اس طرح دھکیلتی ہوئی لے جاتی ہے۔ جس طرح چرواہا اپنے سامنے بکریوں کا ریوڑ لئے جاتا ہے۔ تکاثر کی حالت میں ایسی کمزور ہو جاتی ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا اس قوم کے افراد میں کبھی قوّتِ عمل پیدا ہی نہیں ہوئی تھی غرض بہت بڑا سبب اقوام کی تباہی کا تکاثر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ درحقیقت خطرہ اور خوف بھی قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔ ہم دنیا میں روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔ جنہیں خطرہ گھیرے رہتا ہے۔ وہ ترقی میں کوشاں رہتے اور بلندی کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ مگر جن میں تکاثر پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ تنزل اور انحطاط میں گر جاتے ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ قومی ترقی کے راستہ میں خوف اور خطرات بھی بہت مفید اثرات رکھتے ہیں۔ جب تک خطرہ اور خوف سے کوئی قوم گھری رہے۔ تب تک وہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ مگر جب مامون ہو جائے۔ تو اس کی آئندہ نسلیں سستی اور غفلت میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ پس الھٰکم التکاثر حتّٰی ذرتم المقابرہ میں فرمایا۔ تم کو کثرت نے غافل کر دیا۔ اور تمہاری قوّتِ عمل کو اس نے توڑ دیا۔ اور یہ غفلت اس قدر ترقی کر گئی۔ کہ تم اُسے چھوڑ ہی نہ سکے۔ یہاں تک کہ تم اُس مقام تک پہنچ گئے۔ جہاں انسانی اعمال کا خاتمہ ہے۔

(۲) دوسرے معنے تکاثر کے یہ بتائے ہیں۔ کہ کثرت میں دوسری اقوام پر غالب آنے کی کوشش کرنا۔ اس میں مال اور دولت بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے آیت کے یہ معنے ہونگے۔ کہ تم کو اس بات کی خواہش نے بالکل ناقابل کر دیا۔ کہ تم دوسری قوموں سے اموال میں زیادہ ہو جاؤ۔

(۳) تیسرے معنے یہ ہیں۔ کہ تم کو اس امر نے کہ دوسروں سے تعداد میں زیادہ ہو جاؤ۔ تمام دوسرے امور سے غافل کر دیا۔

یہ دونوں امر بعض دفعہ کسی ایک قوم میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ الگ الگ قوموں میں پائے جاتے ہیں۔ یعنی بعض اقوام میں حکومت کے خیالات بھی پائے جاتے ہیں۔ اور اُنہیں مال و دولت کے بڑھانے میں بھی خاص شغف ہوتا ہے۔ اور بعض اقوام ایسی ہوتی ہیں۔ کہ اُن میں حکومت کی روح تو نہیں ہوتی۔ مگر مالی لحاظ سے ترقی میں کوشاں رہتی ہیں۔ وہ دوسرے ملکوں کو فتح تو نہیں کرتیں۔ مگر اُن کی دولت اپنے پاس جمع کر لیتی ہیں اور بعض صرف ترقئ تعداد میں کوشش کرتی ہیں۔ اس کے تینوں حصّوں کی موٹی مثالیں اس زمانہ میں موجود ہیں:-

وُہ قوم جسے حکومت کے خیالات بھی اُکساتے رہے۔ اور مال و دولت کے خیالات بھی۔ اس کی مثال تو انگلستان کی ہے۔ اس نے دونوں قسم کے تکاثر کی کوشش کی اموال کے بڑھانے کے لحاظ سے بھی اور حکومت کے لحاظ سے بھی۔ اور وہ قوم جس نے مال میں تو ایسی کوشش نہیں کی۔ مگر اس کا تکاثر ترقئ تعداد کے لحاظ سے ہے۔ اس کی اس زمانہ میں موٹی مثال اٹلی ہے۔ مالی حالت کی طرف اُس نے ایسی توجہ نہیں کی۔ جتنی اُس نے اس امر کی طرف کی۔ کہ ساری دنیا کو اپنے ساتھ ملا لے۔ اسی طرح مثلاً بلقان کی ریاستیں تھیں۔ ان کا مقصد بھی صرف ایک تھا۔ یعنی ملک کو وسیع کریں۔ اور اپنی تعداد کو بڑھالیں خالص مالی لحاظ سے اُنہوں نے کوئی ترقی نہیں کی۔

اِسی طرح صرف مالی لحاظ سے یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ نے بہت ترقی کی ہے۔ وہ ملک کو وسیع کرنے کے لئے کوشاں نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف تعلیم دیتے ہیں۔ البتہ مال بڑھانے پر بہت زور دیتے۔ اور لوگ اسے بھی یہی کہتے ہیں۔ یہ مثالیں تینوں قسم کے تکاثر پر مشتمل ہیں۔ تو بعض قومیں مال اور تعداد دونوں کے لحاظ سے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ بعض مال کو نظر انداز کر دیتی ہیں۔ اور صرف دوسروں سے بڑھ جانے اور ترقئ تعداد کا فکر کرتی ہیں۔ اور بعض قومیں ایسی ہیں۔ کہ اپنی ساری توجہ حصولِ مال کے ذرائع پر صرف کر دیتی ہیں۔ اِن تینوں قوموں اور تکاثر کی اِن ساری حالتوں کے متعلق یہ آیت ہے۔ الھٰکم التکاثر حتّٰی زرتم المقابر۔ اے انسان تیری ترقیات کے راستہ میں یہ روکیں ہیں۔ تیری طرف سے ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ ہم دوسروں کو کھا جائیں۔ لیکن زرتم المقابر۔ یہی تیری کوشش تجھے فنا کر دینے والی ہیں۔ کیونکہ دراصل تکاثر ہی فنا کر دیا کرتا ہے۔ کوئی قوم جب تکاثر کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ تو دوسری قوموں سے غافل ہو جاتی ہے۔ اور یہی موت کا موجب بن جاتا ہے۔ گویا وہی چیز جسے تم پائداری کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ تمہاری تباہی اور بربادی کا ذریعہ ہو جاتی ہے۔ اگر اور قومیں بھی زندہ ہوتیں۔ تو خیال رہتا کہ ہم نے ان کا بھی مقابلہ کرنا ہے۔ ممکن ہے۔ یہ ہم سے بڑھ جائیں۔ مگر جب تکاثر کی حد تک کوئی قوم پہنچ جاتے۔ اور وہ یہ سمجھے۔ کہ اب میرا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں۔ تو لازماً اس میں تنزل کے آثار پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس میں اسلام نے یہ اصل بیان کیا ہے۔ کہ قوموں کے لئے تکاثر ہی تباہی کا ذریعہ ہے۔ آج تک دنیا اس خیال میں مبتلا تھی۔ کہ ہم باقیوں کو کچل دیں تا شاید اس طرح زندہ رہ جائیں۔ مگر قرآن نے بتلایا۔ باقیوں کو کچل کر تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ بلکہ ان کے باقی رہنے سے ہی تم باقی رہو گے۔ اگر قومیں ایک دوسرے کو کھانے کی کوشش نہ کریں۔ تو ساری قومیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرینگی۔ وہ اُسی وقت

بددیانتی کرتی ہیں۔ جب یقین ہو کہ دوسری قومیں بھی بددیانتی کریگی۔ لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ سب دیانت سے کام لینگی۔ تو احساس ہوگا۔ کہ ہم بھی نیکی کریں۔ پس تکاثر کی روح ایسا غلط معیار قائم کردیا کرتی ہے۔ کہ بڑی بڑی حکومتیں اس کی وجہ سے بڑھتی ہوئی گرجاتیں اور ہمیشہ کے لئے فنا ہوجاتی ہیں۔ یہی نظارہ ہمیں شروع دنیا سے نظر آرہا ہے۔

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝

ایسا ہرگز نہیں۔ جو تم خیال کررہے ہو۔ کہ تکاثر کے ذریعے مامون ہو جاؤگے۔ ضرور تم حقیقت کو جان لوگے۔ پھر ہم کہتے ہیں۔ تکاثر کے ذریعے دنیا میں کبھی امن قائم نہیں ہوسکتا۔ سوف تعلمون۔ تم ضرور جان لوگے۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝

یہ بات ہرگز نہیں۔ اگر تم کو یہ بات علم الیقین کے طور پر بھی معلوم ہوجاتی۔ تب بھی تم ایسا نہ کرتے۔ اس میں لَوْ کا جواب محذوف ہے۔ لترون الجحیم اس کا جواب نہیں۔ کلّا یقیناً ایسی بات نہیں۔ جو تم سمجھتے ہو۔ بلکہ لو تعلمون علم الیقین۔ اگر تم کو علم یقین کے طور پر بھی معلوم ہوجاتا۔ کہ تکاثر کس طرح قوموں کو ہلاک کردیتا ہے جس چیز میں وہ عزت دیکھتی ہیں۔ وہی ذلت کا موجب ہوجاتی ہے۔ اگر یہ جان لوگے۔ تو پھر ضرور بچ جاؤگے۔ یہ لو تعلمون کا جواب ہے۔ علم کے یوں تو کئی مدارج ہیں۔ علم الیقین۔ عین الیقین۔ حق الیقین۔ مگر فرمایا۔ اگر تمہیں علم الیقین بھی نصیب ہوجاتا۔ جو ابتدائی علم ہے۔ تب بھی ایسے خطرناک نتائج پیدا نہ ہوتے۔ مگر جب کوئی قوم تکاثر میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ تو عواقب کا خیال نہیں کرتی۔ جس وقت انگلستان کو ساری دولت جمع ہوکر جارہی تھی۔ وہ کب خیال کرسکتا تھا۔ کہ تکاثر بھی بُری چیز ہے۔ یہی حال دوسری قوموں کا ہے۔ جس وقت مال اور دولت جمع کررہی ہوتی ہیں۔ اس وقت اُنہیں خیال تک بھی نہیں آتا۔ کہ یہ ہمیں ادبار و تنزل میں گرادیگی۔ مگر جب وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتی ہیں۔ کہ مال سنبھالنا مشکل ہوجاتا ہے۔ ناز و نعم کی وجہ سے قوم کے افراد کاموں کو بوجھ سمجھتے اور عیش و عشرت میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ تب انہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ راستہ کیسا خطرناک تھا۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝

پہلے زُرْتُم المقابر فرمایا۔ پھر کلّا سوف تعلمون کہا۔ جس سے پتہ چلا کہ زرتم المقابر سے مُراد مرنے کے بعد والے مقابر نہیں۔ کیونکہ اگر وہی مراد ہوتے۔ تو سوف تعلمون کہنے سے کیا منشاء تھا۔ اگر اس کے یہی معنے ہوں۔ کہ یہاں تک کہ تم مرگئے۔ تو جو مرجاتا ہے۔ اس پر حقیقت تو خود ہی ظاہر ہوجاتی ہے۔ کلّا کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تمثیلی رنگ میں اس سے قوم کا تباہ ہونا مراد ہے۔ نہ کہ وہ موت جو ملک الموت کے ذریعہ انسان پر آتی ہے۔

اِس آیت کا ترجمہ یہ ہوا۔ کہ ہم اپنی ذات کی قسم کھاکر کہتے ہیں۔ ضرور تم دوزخ کو دیکھوگے۔ پھر اُس کے بعد تم اُس کو عین الیقین کے مقام پر دیکھوگے۔

اس سے ایک لطیف نکتہ یہ نکلتا ہے۔ کہ بعض لوگ قرآن پر تدبر کی کمی کی وجہ سے خیال کرتے ہیں۔ کہ قبر کا عذاب نہیں ہوگا۔ حالانکہ قرآن کی متعدد آیات اسے ثابت کرتی ہیں۔ اُنہی میں سے ایک یہ بھی آیت ہے۔ لترون الجحیم۔ ثم لترونها عین الیقین فرمایا۔ تم جہنم کو دیکھوگے۔ اس کے بعد پھر ایک دن ایسا آئیگا۔ جب عین الیقین کے طور پر بھی جہنم تمہارے سامنے آجائے گی۔ پھر اس کے بعد

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

تمہیں جزاء و سزا دی جائے گی۔ یعنی حق الیقین جیسا علم ہوجائیگا۔ اور تمہیں دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ اِس میں تینوں علوم کا ذکر آگیا۔ لترون الجحیم میں قبر کے عذاب کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں انسان محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے۔ مگر دوزخ اس کے سامنے نہیں آتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی ایک عجیب مثال دی۔ فرمایا۔ جیسے کھڑکی کھول دی جائے۔ جنّت کی طرف سے بھی اور دوزخ کی طرف سے بھی۔ اب کھڑکی کھُل جانے سے ہوائیں تو آسکتی ہیں۔ مگر سب کی سب اصل چیزیں نظر نہیں آسکتیں۔ تو جحیم سے مراد قبر کا عذاب ہے۔ جس میں عذاب محسوس ہوگا۔ مگر اصل چیزیں پیچھے رہینگی۔ پھر اس کے بعد لترونها عین الیقین۔ ایک دن ایسا آئیگا۔ جس میں عین الیقین کی طرح دیکھوگے۔ یعنی حشر نشر کا وقت ہوگا۔ اور دوزخ تمہارے سامنے آجائے گا۔ پھر اس کے بعد ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم۔ خدا کی نعمتوں کے بارے میں تم سوال کئے جاؤگے۔ یعنی اُن کی ناشکری پر تم سزا دیئے جاؤگے۔ یہاں سوال سے مراد خالی پوچھنا نہیں۔ بلکہ سزا دینا ہے۔ ہمارے ہاں پنجابی میں بھی محاورہ ہے۔ کہتے ہیں "میں تینوں پُچھاں گا" یعنی تجھے سزا دوں گا۔ اِسی طرح لتسئلن یومئذ عن النعیم سے مراد بھی یہ نہیں۔ کہ اُس دن اُن سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ انہیں سزا دی جائے گی۔ گویا حق الیقین کا درجہ بھی وہ دیکھ لیں گے۔ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ اور انہیں کہا جائے گا۔ تمہاری بداعمالیوں کی یہ سزا ہے ؎

سُورَةُ الْعَصْرِ

(۱۷ جون ۱۹۳۰ء)

اِنسانی عقل ہمیشہ اپنے ماحول سے اندازے لگایا کرتی ہے۔ اور دُور کی چیزیں عموماً اس کی نظر سے پوشیدہ رہتی ہیں۔ جو چیز ہمارے حواس پر پہلا اثر ڈالتی ہے۔ باوجود عقلاً اُس کے خلاف ذہن میں بات موجود ہونے کے ہم اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مثلاً گھر میں بے خوف وخطر بیٹھے ہونے کے باوجود اگر کسی کے کان میں اچانک کوئی زور سے چیخ مارے۔ تو خواہ ہنسی سے ایسا کرے۔ تو بھی انسان ضرور گھبرا جاتا ہے۔ اور جتنے کسی کے اعصاب زیادہ کمزور ہونگے۔ اتنے ہی اُس پر گھبراہٹ کے زیادہ آثار نمایاں ہونگے۔ اور جتنے اعصاب مضبوط ہونگے۔ اتنا کم اثر ہوگا۔ مگر ایسا شاذ ہی کوئی انسان ہوگا جس کے سر میں اس سے خفیف حرکت بھی پیدا نہ ہو۔ اور وہ اسی طرح سنجیدگی سے بیٹھا رہے جس طرح پہلے بیٹھا تھا۔ بہت کم ایسے ہونگے۔ جو اُس آواز کی برداشت کرسکیں گے۔ اچھے مضبوط اعصاب والے کے کان میں بھی اگر کوئی زور سے چیخ مارے۔ تو ناممکن ہے۔ اس کے سر میں خفیف حرکت بھی پیدا نہ ہو۔ حالانکہ عقلاً وہ خوب اچھی طرح جانتا ہے میں گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں۔ کوئی مصیبت مجھ پر نہیں آئی۔ کوئی خطرہ درپیش نہیں۔ اسی طرح بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جنہیں ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ غلط ہیں۔ مگر ہمارے حواس

پر جو پہلا اثر پڑتا ہے۔ ایک لحظ کے لئے اُس خیال کو دل سے نکال ڈالتا ہے۔

مثلاً بچپن سے ہم یہی سُنتے چلے آ رہے ہیں کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ سورج زمین کے گرد نہیں گھومتا۔ مگر چونکہ آنکھوں کے سامنے یہی دکھائی دیتا ہے۔ کہ سورج ایک طرف سے چڑھتا۔ اور دوسری طرف غروب ہو جاتا ہے۔ اِس لئے باوجود اس امر کے جاننے کے کہ سورج نہیں گھومتا کہتے ہی ہیں۔ سورج چڑھ آیا۔ اب سورج یہاں تک آ گیا۔ اب ڈوب گیا۔ اور جس وقت یہ الفاظ ہماری زبان سے نکل رہے ہوتے ہیں۔ ہمارے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی۔ کہ زمین اتنا چکر کھا گئی۔ حالانکہ ہماری ساری عمر انہی خیالات کے سُننے میں گذر رہی ہوتی ہے۔ کہ سورج نہیں گھومتا۔ بلکہ زمین گھومتی ہے۔ مگر چونکہ ہمارے حواس پر پہلا اثر یہی پڑتا ہے۔ کہ سورج چڑھتا ہے۔ اِس لئے باوجود عقلاً اُس کے خلاف دل میں عقیدہ موجود ہونے کے ہم اُس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

اِسی طرح دنیوی معاملات میں ہوتا ہے۔ کہ ان میں انسان اُن حالات سے متاثر رہتا ہے۔ جو اس کے گرد وپیش واقع ہوتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ ہم ایک بچہ کے متعلق کہتے ہیں۔ یہ خوبی ترقی کر رہا ہے۔ اب جوان ہو گیا۔ حالانکہ اگر حقیقت پر غور کریں تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ مَوت کے زیادہ قریب ہو رہا ہے۔ جب ہم ایک بچے کے متعلق خوش ہوتے اور کہتے ہیں۔ الحمد للہ اب یہ دس سال کا ہو گیا۔ تو دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر اس کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ تو اب پچاس سال رہ گئی۔ کیونکہ وہ ہر دم مَوت کے قریب ہو رہا ہوتا ہے۔ مگر باوجود مَوت کے قریب ہونے کے۔ باوجود ہمارے اِس جاننے کے کہ اس کی زندگی کی ہر گھڑی اس کے عرصۂ حیات کو کم کر رہی ہے۔ اُس وقت تک کہ ہم اُس کی وہ عمر نہ دیکھ لیں۔ جب اس کے قویٰ مضمحل ہو جائیں۔ اور اس کی طبیعت میں ضُعف اور کمزوری پیدا ہو جائے۔ ہمیں اس کی مَوت کا خیال نہیں آتا۔ بلکہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ مضبوط ہو رہا ہے غرض ہم اپنے ماحول سے متاثر ہو کر بسا اوقات حقیقت کو یقینی طور پر جاننے سے قاصر رہتے ہیں۔

اِسی طرح یہ حقیقت ہے۔ دنیا میں ہمارا ہر فعل ہمیں گھاٹے اور خسران کی طرف لے جا رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ شاید ہماری ترقی ہو رہی ہے۔ مگر دراصل تنزل ہو رہا ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ کی ایک معمولی حرکت سے کئی ملین جسم کے ذرات فنا ہو جاتے ہیں۔ علم النفس کے ماہرین نے تحقیق کی ہے۔ اور وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ جسم کی خفیف حرکات بھی انسانی طاقت کو زائل کر دیا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جنہیں ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں کے چٹخانے کی عادت ہو۔ یا جنہیں ہاتھ سے زیادہ حرکت کرنی پڑتی ہو۔ اُن کی ایسی تمام حرکات انکی قوتوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ حالانکہ یہ بھی حقیقت اور ایک مانا ہؤا مسئلہ ہے۔ کہ زندگی نام ہی حرکت کا ہے۔ مگر جس طرح یہ سچی بات ہے۔ کہ زندگی حرکت کا نام ہے۔ اسی طرح یہ بھی سچی بات ہے کہ ہر حرکت کا انجام مَوت اور زوال ہے۔ اب اگر یہ بات سُنکر کہ حرکات طاقت کو زائل کر دیتی ہیں۔ ہم کسی شخص کو چارپائی پر لٹا دیں۔ اور اس سے کہیں۔ نہ ہاتھ ہلاؤ۔ نہ پاؤں۔ تو کیا وہ زندہ رہ سکیگا۔ نہیں بلکہ جلد مر جائیگا۔ تو حق یہ ہے۔ کہ دونوں حالتوں میں مَوت ہے۔ حرکت میں بھی موت ہے۔ اور سکون میں بھی۔ تو درحقیقت ہم اپنی حرکت اور سکون سے جس چیز کو بلاتے ہیں۔ وُہ مَوت ہی ہے۔ بیٹھتے ہیں۔ تو مَوت کو قریب کرتے ہیں۔ اُٹھتے ہیں۔ تو مَوت کو سامنے پاتے ہیں۔ کھاتے اور پیتے ہیں۔ تو اپنی مَوت کو قریب کر رہے ہوتے ہیں۔ غرض ہر طرف مَوت ہی مَوت ہے۔ حیات کا سامان وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔

اِس سورۃ میں اِسی مسئلہ کو بیان کر کے توجہ دلائی ہے۔ کہ باوجود اس قدر ہلاکت کے سامانوں میں گھرے رہنے کے پھر بھی ابدی حیات تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ اگر تم ماحول سے آگے نظر ڈالو۔ اور صرف یہ نہ دیکھو۔ کہ تم نے کیا کھایا۔ اور کیا پیا۔ بلکہ اپنے کھانے اور پینے۔ اُٹھنے اور بیٹھنے کے نتائج اور عواقب پر غور کرو۔ تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ تمہارے افعال اور حرکات میں نقصان ہی نقصان ہے۔ صرف ایک ہی ایسا راستہ ہے۔ جس سے ابدی حیات حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اُس کا اِس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔

فرمایا۔

وَالْعَصْرِۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍۙ

یاد رکھنا چاہیئے۔ اس سُورت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اوپر بھی چسپاں کیا ہے۔ اور اپنے وقت کی تعیین اور زمانے کی پیشگوئی بھی اِس سے نکالی ہے۔

فرمایا۔ ہم زمانہ کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ یقیناً انسان گھاٹے اور خسران میں چلا جا رہا ہے۔ زمانہ انسان کو تباہی کی طرف ہی لے جاتا ہے۔ جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے۔ انسان سمجھتا ہے۔ میری ترقی ہو رہی ہے۔ مگر دراصل مَوت اُس کے قریب آ رہی ہوتی ہے۔ ہر لحہ اور ہر ساعت اُسے گھاٹے کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے۔ اگر کوئی قوم تنزل کر رہی ہے۔ تب تو تنزل کر ہی رہی ہے۔ لیکن اگر ظاہر میں ترقی کر رہی ہے۔ تب بھی تنزل کی طرف جا رہی ہے۔ چنانچہ پچھلی سورت میں بتایا گیا تھا۔ کہ الھٰکم التکاثر قوم کا ترقی کرنا اور بڑھنا بھی اُسے تنزل کی طرف لے جاتا ہے۔ اُس کا سکون بھی اُسے گراتا ہے۔ اور اس کی حرکت بھی اُسے تباہ کرتی ہے۔ پھر وہ کونسی صورت ایسی ہے جس میں اِنسان خُسران سے بچ سکتا ہے۔ اگر ترقی کرتا جائے۔ تو عیش کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح تباہ ہو جاتا ہے اور اگر کھڑا ہو جائے۔ تب بھی قوتیں مضمحل ہو جاتی ہیں۔ پھر کونسا زمانہ ہے۔ جو انسان کے امن و راحت اور ترقی و خوشحالی کا زمانہ ہے۔

فرمایا۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

صرف ایک چیز ایسی ہے۔ جو انسان کو ہلاکت سے بچا سکتی ہے۔ اور وہ ایمان اور اعمال صالح ہیں۔ وگرنہ انسان اگر اپنے ماحول سے آگے نظر دوڑائے۔ تو اُسے نظر آئے گا۔ کہ زمانہ کے باوجود ترقی کرتے نظر آنے کے تنزل ہو رہا ہے۔

بظاہر یہ ارتقاء کی تھیوری کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ مگر حقیقتاً خلاف نہیں۔ وہ تھیوری اپنے ماحول پر نظر ڈالتی ہے۔ اور یہ اس کے نتائج پر غور کرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر وہ تھیوری بحیثیت قوم نگاہ ڈالتی ہے۔ اور یہ بحیثیت افراد نگاہ ہے۔ پس یہاں ارتقاء پر بحث نہیں۔ اور نہ اس کے خلاف امر بیان ہے۔ بلکہ ان الانسان سے افرادِ انسان مراد ہیں۔ فرمایا۔ الّا الّذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور مناسبِ حال عمل کئے اور کوئی تنزل سے نہیں بچ سکتا۔ یہ البتہ ایسی چیز ہے۔ جو ہلاکت بچا سکتی ہے ؛

ایمان کے معنے ہوتے ہیں۔ کسی صداقت کو مان لینا۔ یوں تو امن کے معنے صرف مان لینے کے بھی ہیں۔ مگر محاورۂ مذہبی میں کسی حق کا اقرار کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ وگرنہ لغوی لحاظ سے تو ایسا کہنا بھی ٹھیک ہوگا۔ کہ ہمارا ایمان ہے۔ ہما یہ ایک پرندہ ہے۔ کوّا ایک جانور ہے۔ مگر شرعی اصطلاح میں اسے ایمان نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ صداقتِ روحانیہ کا اقرار کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ تو یہ معنے ہوئے۔ کہ سوائے اُن کے جو حقائقِ روحانیہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور کوئی ہلاکت سے بچ نہیں سکتا ؛

نیّت ہو۔ تو توفیق مل جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک دوست کو خط کے جواب میں اپنے قلم سے جو نوٹ تحریر فرمایا۔ احباب کی اطلاع کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ اُس دوست نے چندہ کی ادائگی میں کسی دقّت کا ذکر کر کے کچھ رعایت کی اجازت چاہی تھی۔ حضور نے تحریر فرمایا۔

"انسان نیت کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے نیکی کی توفیق دے ہی دیتا ہے" دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد یاد رکھیں۔ تو اللہ تعالےٰ اپنا فضل کر دیگا"

حضور کے یہ الفاظِ مبارک انشاء اللہ ہم سب کے لئے ہدایت و تحریص انفاق فی سبیل اللہ کا موجب ہونگے :۔ ناظر بیت المال

سہ ماہی چندہ کا بجٹ

۱۔ مکرمی محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ تحریر فرماتے ہیں :۔

"جڑانوالہ کا بجٹ ۲۸۰ روپے سالانہ مقرر ہوا ہے۔ سہ ماہی بجٹ پورا کرنے کے لئے ۷۰ روپیہ کا مطالبہ تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت سے ۹۵ روپے روانہ ہو چکے ہیں۔ امید ہے۔ دوسری جماعتیں بھی اس طرف توجہ کر رہی ہونگی۔ اگر سب جماعتیں ایسا نمونہ پیش کریں۔ تو چندہ خاص کی ضرورت نہ ہوگی"

۲۔ مولوی چراغ الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

"آپ نے ہمارا بجٹ ۵۰۰ روپے مقرر کیا تھا۔ خاکسار نے اس سے بھی بڑھا کر ۶۰۰ کا وعدہ کیا تھا۔ سو عرض ہے کہ سہ ماہی اول میں ۶۰۰ کے حساب سے ۱۵۰ ادا کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔ ہماری جماعت نے کچھ رقوم داخل خزانہ کر دی ہیں۔ اب آپ ہماری جماعت کو چندہ خاص کے مقرر کرنے میں خاص رعایت دیں"

اسی طرح اور احباب سعی کر رہے ہیں :۔ ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ راولپنڈی کے دو اشتہار

امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی نے "مسلمانو بیدار ہو جاؤ" اور "سول نافرمانی کی لغویت" کے نام سے دو اشتہار شایع کئے ہیں۔ اشتہار اول میں مسلمانوں کو قانون شکنی کی موجودہ تحریک سے علیحدہ رہنے اور قیام امن میں گورنمنٹ کی امداد کرنے کی دلنشین طور پر تلقین کی گئی ہے۔ اور دوسرے اشتہار میں قانون شکنی کے نقصانات کی تشریح۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول میں داخلہ کے لئے درخواستیں

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے چھاؤنی لاہور میں طلبا کے داخلہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مندرجہ ذیل شعبوں کی تعلیم دیجائیگی۔

(۱) اسٹیشن ماسٹر گروپ (۲) کمرشل گروپ۔ گڈز بکنگ۔ پارسل۔ اور ہیڈ کلرک۔ کورس ۱۵ ستمبر ۱۹۳۰ء کو شروع ہوگا :۔

سٹیشن ماسٹر گروپ کے لئے ۱۰۵ اور کمرشل گروپ کے لئے ۵۲ اسامیاں خالی ہیں۔

درخواست کرنے والے کم از کم دوسرے ڈویژن میں انٹرنس پاس ہوں۔ یا اس کے مساوی قابلیت رکھتے ہوں۔

امیدواروں کی عمریں سکول میں داخلہ کے دن ۱۸ سال سے کم اور اکیس سال سے زیادہ نہ ہوں :۔

امیدوار اپنی درخواستیں اپنے ہاتھ سے مطبوعہ فارموں پر لکھیں جن پر والٹن ٹریننگ سکول کے قواعد و ضوابط بھی درج ہیں۔ درخواستوں کے فارم ایک روپیہ ادا کرنے پر ہر ایک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ باستثنائے دہلی و لاہور کے صدر دفتروں سے یا ان کے سٹیشن ماسٹروں سے جن کے نام ذیل کی جدول کالم ۲ میں درج ہیں۔ مل سکتے ہیں۔ اگر درخواست کے فارم ڈاک کے ذریعے سے منگانے مطلوب ہوں۔ تو امیدواروں کو چاہئے۔ کہ فارم کی قیمت یعنی ایک روپیہ کے علاوہ رجسٹری کے اخراجات کیلئے بھی کافی رقم ارسال کریں۔ اور اگر عام ڈاک کے ذریعہ فارم منگانا ہو۔ تو پوسٹیج (ٹکٹ ڈاک) کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ درخواست کے ساتھ بھیجنا چاہئے۔

امیدواروں کو لازم ہے۔ کہ فارم کی خانہ پری کر کے ۱۵ اگست ۱۹۳۰ء کو ان مقامات اور اوقات میں اصالتاً حاضر ہو کر پیش کریں۔ جو کالم ۳ میں درج ہیں۔ امیدواروں کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ والٹن ٹریننگ سکول میں داخلہ کے انتخاب کی آخری منظوری سنٹرل سلیکشن بورڈ لاہور (مرکزی بورڈ انتخاب) کے ہاتھ میں ہے :۔

تعلیم کے دوران میں رسوم شادی کے لئے طلبا کو رخصتیں نہیں دی جائیں گی۔

امیدواروں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی نے درخواستوں میں کوئی ایسا بیان درج کیا جو بعد میں غلط ثابت ہوا۔ تو اسے سکول سے خارج کر دیا جائیگا۔ اور اگر کسی امیدوار نے کسی با رسوخ شخص کی سفارش بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ تو اس کی درخواست داخلہ نامنظور کر دی جائیگی

ڈویژنل ہیڈکوارٹرز	وہ سٹیشن جہاں سے فارم خریدے جا سکتے ہیں	درخواستیں داخل کرنیکا وقت اور مقام
۱۔ دہلی	دہلی۔ نیو دہلی۔ پٹیالہ۔ رہتک۔ انبالہ۔ غازی آباد۔ شملہ۔ بھٹنڈا۔ کرنال۔ سہارنپور۔ راجپورہ۔ لدھیانہ۔ منٹگمری۔ میرٹھ شہر	بوقت دس بجے صبح سب ڈویژنل افسر نارتھ ویسٹرن ریلوے دہلی کے دفتر میں۔
۲۔ فیروزپور	فیروزپور چھاؤنی۔	بوقت ۱۰ بجے صبح ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ فیروزپور چھاؤنی کے دفتر میں
۳۔ لاہور۔	لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ قصور۔ جالندھر شہر۔ وزیرآباد۔ سیالکوٹ	بوقت دس بجے صبح ڈویژنل پرسنل افسر لاہور کے دفتر میں
۴۔ راولپنڈی	راولپنڈی۔ نوشہرہ۔ جہلم۔ ملکوال۔ کیمل پور۔ کندیاں۔ پشاور چھاؤنی۔ لالہ موسیٰ۔ کالا باغ گھاٹ۔ کوہاٹ چھاؤنی۔	بوقت دس بجے صبح ٹریفک انسٹیٹیوٹ راولپنڈی میں۔
۵۔ ملتان	سانگلہ ہل۔ شیخوپورہ۔ ننکانہ صاحب۔ جڑانوالہ۔ ٹانڈلیانوالہ۔ شور کوٹ روڈ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوجرہ۔ چک جھمرہ۔ چیچہ وطنی۔ کانہ۔ لودھراں۔ ملتان چھاؤنی۔ ملتان شہر۔ شیر شاہ۔ سمہ سٹہ۔ بھکر۔ بہاول پور ویسٹ۔ ڈیرہ نواب۔ لیہ۔ محمود کوٹ۔ حافظ آباد۔ منٹگمری۔ چیچہ وطنی روڈ۔ اکالگڑھ۔ خانیوال۔ لائلپور۔ میاں چنوں :۔	بوقت دس بجے صبح ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان کے دفتر میں :۔
۶۔ کوئٹہ	ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کوئٹہ	بوقت ۱۰ بجے صبح ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کوئٹہ کے دفتر میں :۔
۷۔ کراچی۔	کراچی شہر۔ کراچی چھاؤنی۔ کوٹڑی۔ حیدرآباد۔ نواب شاہ۔ پڈعیدن۔ روہڑی۔ سکھر۔ خانپور۔ دادو۔ لاڑکانہ۔ ننکانہ۔ پور جیکب آباد۔ کیاماڑی :۔	بوقت بارہ بجے دوپہر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کراچی کے دفتر میں :۔

ہیڈکوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور۔ ۱۸ جولائی ۱۹۳۰ء **ایجنٹ**

ضرورت نکاح

ایک مخلص احمدی نوجوان ڈاکٹر بعمر ۳۵ سال سب اسسٹنٹ سرجن ملازم گورنمنٹ قوم آوان، مالک اراضیات کی پہلی واحد بیوی فوت ہو گئی ہے۔ جس کے بطن سے تین لڑکے (ایک بعمر ۸ سال، دوسرا بعمر ۵ سال، تیسرا بعمر ۲ سال) موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو ایسی بیوی کی ضرورت ہے جو قوم کی آوان یا معزز زمیندار خاندان سے ہونیکے علاوہ نوجوان۔ تندرست۔ احمدی تعلیمیافتہ اور سلیقہ شعار ہو اہل حاجت ناظر کے متعلق چودھری احمد الدین وکیل گجرات سے خط و کتابت کریں

ایک جلیل القدر گھرانے

کے احمدی نوجوان جو انگلینڈ کی ایک یونیورسٹی کے گریجوایٹ آنرز اور آئی۔ سی۔ ایس پاس ہونے کے علاوہ پنجاب سول سروس میں ایک نہایت ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔ کسی معزز خاندان کی خاتون سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جملہ خط و کتابت جو بصیغہ راز مکتوم رہے گی پتہ:۔
ڈاکٹر محمد طفیل خان۔ ایم۔ ڈی۔ قادیان

دو تین شریف

اور معزز گھرانوں کی پانچ چھ سلیقہ شعار خواندہ لڑکیوں کے واسطے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے دیندار، صحت مند، برسر روزگار، معزز اقوام سے ہوں۔
معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان

ڈسپنسر کی ضرورت

یہاں ایک شفاخانہ میں ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ علاوہ تنخواہ مکان رہائش مفت ملیگا۔ خواہشمند احمدی احباب اپنی درخواست مع نقول اسناد و عاجز کے نام بہت جلد بھیجدیں۔
خاکسار عبد الکریم احمدی، سپرنٹنڈنٹ ریکارڈز برانچ آڈٹ آفس سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھو الناصر

رپورٹ ہائے تشخیص کنندگان

نمبر (۷)

۵۴ جماعتوں کی رپورٹ تشخیص چندہ شائع کی جاچکی ہے ۔ ۲۳ جماعتوں کی فہرست اس رپورٹ میں شائع کی جارہی ہے ۔ اس وقت تک ۱۶۸ جماعتوں کی تشخیص مکمل ہوچکی ہے یہ رپورٹ دوستوں کے ہاتھ میں ایسے وقت پہنچے گی ۔ کہ جولائی کے اختتام میں صرف ایک دو دن باقی ہوں گے ۔ گذشتہ رپورٹ میں یہ عرض کی گئی تھی ۔ کہ آخر جولائی تک تشخیص کا کام مکمل ہو جانا چاہیئے ۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ تشخیص اور سہ ماہی آمد کو ملحوظ رکھتے ہوئے چندہ خاص کے متعلق فیصلہ فرماسکیں ۔

اس کے متعلق میں دوستوں کو بتلا دینا چاہتا ہوں ۔ کہ اس رپورٹ کی تیاری میں اگست کا ابتدائی ہفتہ صرف ہو جائے گا ۔ اس لئے رپورٹ پیش کرنے تک جن دوستوں کی طرف سے فارم موصول ہوں گے ۔ وہ گو باقاعدہ شمار میں نہیں آسکیں گے ۔ مگر ممکن ہے ۔ کہ آخر میں ان کے نام بھی بالاجمال پیش کر دیئے جائیں ۔ اس لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جنہوں نے اب تک مقررہ جماعتوں کی تشخیص نہیں کی ۔ ان کو چاہیئے ۔ کہ فوراً تشخیص مکمل کر کے فارم بیت المال میں بھجوادیں ۔

ذیل میں فہرست بجٹ ہادی جاتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ احباب کو ان کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرماوے ۔ آمین ۔

نمبر شمار	نام جماعت	نام تشخیص کنندہ احباب	رقم بجٹ جس کی اطلاع بیت المال نے قبل مشاورت شائع کی تھی	رقم جو تشخیص کنندہ نے مقرر کی	رقم جو مطابق آمدنی روپیہ چاہیئے اور بیت المال نے مطابق فیصلہ حضرت اقدس مقرر کی
۱۴۶	دہلی	سیٹھ اللہ جوایا ظہور احمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴۷	مدرسہ چٹھہ	شیخ محمد شریف صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴۸	خانوالی بیانوالی	فیض احمد صاحب و حاجی اللہ بخش صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴۹	لاہوں	حاجی غلام احمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۰	بارہ سوسی	اللہ دین صاحب	[illegible] بقایا	[illegible]	[illegible]
۱۵۱	جہادریاں	مستری محمد الدین صاحب	کُل جماعت ہے	[illegible]	[illegible]
۱۵۲	وڈالہ بانگر	شیخ احمد الدین صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۳	اکال گڑھ	شیخ محمد شریف صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۴	پنام	سید محمد علی شاہ صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۵	بنوں	سردار محمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۶	امرت سر	چوہدری غلام محمد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۷	نوشہرہ	محمد عالم خانصاحب راولپنڈی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۸	کرم پورہ	چوہدری کرم الٰہی صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵۹	منڈی سکھیکی	اللہ دتا صاحب منڈی سکھیکی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۰	پٹیالہ	عبدالغنی خانصاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۱	سنور	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۲	لوہری والہ	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۳	وزیر آباد	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۴	سکھانند	محمد عبداللہ صاحب فیروزپور	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۵	فریدکوٹ	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۶	چک ۲۷ جنوبی	علی بخش صاحب نمبردار	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۷	چک ۶ ب	عبدالواحد صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۶۸	چک ۷۹ و ۸۶ و ۸۸	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]	[illegible]

جماعت دہلی کی تشخیص مکرمی سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ نے فرمائی ہے ۔ فارم میں ۲ نام درج ہیں ۔ ۱ دوست موصی ہیں ۔ مولوی عبدالمجید صاحب کی وصیت ⅟₃ حصہ کی ہے ۔ ان کا بجٹ [illegible] تشخیص ہوا ہے ۔ یہاں کے ایک دوست مستری کریم بخش صاحب بوجہ بیماری و کاروبار خراب ہونے کے مشکلات میں ہیں ۔ دوست ان کے لئے دعا کریں ۔

مکرمی شیخ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ نے جماعت چٹھہ مدرسہ کا فارم تشخیص مکمل کر کے بھجوایا ہے ۔ ۲۶ نام درج ہیں ۔ ایک صاحب موصی ہیں ۔ ۱۹۸/۲ کا وعدہ ہے ۔ لیکن باشرح ۲۲۷/۲ ہوتا ہے ۔

جماعت خانانوالی بیانوالی کی تشخیص کے لئے چوہدری غلام احمد صاحب کو مقرر کیا گیا تھا ۔ لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے وہ خود یہ کام نہیں کر سکے ۔ بلکہ اپنے صاحبزادہ فیض احمد صاحب و حاجی اللہ بخش صاحب کے سپرد کیا ۔ اس لئے تشخیص انہیں ہر دو صاحبان نے کی ہے ۔ فارم بہت محنت سے پر کیا گیا ہے ۔ ایک تفصیلی رپورٹ بھی ساتھ ہے ۔ اس انجمن کا دائرہ بہت وسیع ہے ۔ اس میں ۸ دیہات کے دوست شامل ہیں ۔

بیانوالی ۔ خانانوالی ۔ کوٹ باجوہ ۔ کوٹ بڈھا ۔ فتو کے ۔ راؤ کے ۔ تلونڈی بھنڈراں ۔ بھوڈی سنبداں ۔ فیض احمد صاحب رپورٹ کرتے ہیں ۔ کہ حتی الوسع بفضلِ خدا ہر ایک احمدی کے پاس پہنچ کر صحیح آمدنی دریافت کی گئی اور مختلف ذرائع سے تصدیق کی گئی ۔ ہر ایک احمدی کو اپنی آمدنی کا ⅟₁₆ حصہ چندہ میں ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ۔ اور باقاعدہ عہد لیا گیا ۔ فارم میں وہی رقم درج کی گئی ہے ۔ جو برضا و رغبت منظور کی ہے ۔ پہلے باشرح چندہ بہت کم دوست دیا کرتے تھے ۔ اس سال بہت سے دوستوں نے آمدنی کا ⅟₁₆ چندہ میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ ساری جماعت میں وصیت صرف ایک دوست کی ہے ۔ جماعت کے سیکرٹری صاحب کو اس طرف خاص توجہ کرنی

چاہیئے ۔ اور ہر ایک دوست سے باشرح چندہ وصول کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے ۔ ایک یہ نقص بھی ہے ۔ کہ جماعت کے سارے کام کا بار صرف جناب چوہدری نصر اللہ خانصاحب کے سر پر ہے ۔ جو اخلاص اور خاص جوش دہی سے کام کرتے ہیں ۔ مگر جماعت بڑی ہے ۔ دوسرے دوستوں کو بھی انکا ہاتھ بٹانا چاہیئے ۔ اس بجٹ کی بار دیگر پڑتال کرنے کے لئے چوہدری غلام محمد صاحب پوہلا کو لکھا گیا ہے ۔ کہ وہ جاکر پھر مقابلہ کرلیں ۔ پہلے جو بجٹ تیار ہوا ہے ۔ اس میں حاجی اللہ بخش صاحب نہایت شکریہ کے مستحق ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے تشخیص میں بڑی مدد کی ہے ۔ فارم میں ۵۷ نام درج ہیں ۔ خانہ پری بڑی محنت سے کی گئی ہے ۔ جس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

حاجی غلام احمد صاحب نے جماعت راہوں کا چندہ ۴۸/- تشخیص فرمایا ہے ۔

حکیم اللہ دین صاحب نے جماعت احمدیہ بارہ موسیٰ کا فارم تشخیص مکمل کیا ہے ۔ چندہ ۱۰۳/۱۲ تشخیص ہوا ہے ۔ ۴۰/- بقایا شامل ہے ۔

مستری محمد الدین صاحب نے جھاوریاں کی تشخیص کی ہے ۔ باشرح چندہ ۱۶۸/- بنتا ہے ۔

وڈالہ بانگر کی تشخیص مکرمی ڈاکٹر احمد الدین صاحب نے کی ہے ۔ اس جماعت میں ۱۲ دوست ہیں ۔ شیخ عبد الحق صاحب کی وصیت ۱/۳ حصہ کی اور ڈاکٹر احمد الدین صاحب کی وصیت ۱/۵ حصہ کی ہے ۔ ۲۲۲/۱۲ چندہ تشخیص ہوا ہے ۔

شیخ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ نے جماعت اکال گڑھ کا چندہ تشخیص کیا ہے ۔ اس جماعت میں ۷ دوست ہیں ۔ صرف ایک صاحب کا چندہ باشرح نہیں ۔ اگر یہ بھی باشرح چندہ دیں ۔ تو ۱۸۴/۸ سالانہ ہو جاتے ہیں ۔

سید محمد علی شاہ صاحب محصل نے جماعت پنام ضلع ہوشیار پور کا چندہ تشخیص کیا ہے ۔ ۲۳/۸ چندہ تشخیص ہوا ہے ۔ یہاں کے دوستوں کی آمدنی صحیح درج نہیں معلوم ہوتی ۔ اپنی صحیح آمد پر ۱/۱۶ حصہ چندہ ادا کرنا چاہیئے ۔

جماعت احمدیہ ہیوں کا فارم جناب سردار محمد صاحب نے مکمل کیا ہے ۔ اس جماعت میں ۱۲ دوست ہیں ۔ ۳ دوستوں کا چندہ باشرح درج نہیں ۔ یہ دوست بھی چندہ باشرح ادا کریں ۔ تو بجٹ سالانہ ۲۸۱/- ہوتا ہے ۔

چوہدری غلام محمد صاحب نے جماعت احمدیہ امرت سر کا فارم تشخیص چندہ مکمل کیا ہے ۔ فارم کی خانہ پری بڑی محنت سے کی گئی ہے ۔ ۹۵ نام درج فارم ہیں ۔ چندہ ۲۴۰۰ تشخیص کیا گیا ہے ۔ لیکن باشرح ۳۱۶۳/- ہوتا ہے ۔

چوہدری صاحب رپورٹ کرتے ہیں کہ جماعت کے افراد کی طرف گذشتہ سال کے بقائے کثرت سے ہیں ۔ جن کی وصولی کا کوئی خاص انتظام نہیں ۔ لیکن جس حصہ شہر میں چوہدری نذیر احمد خانصاحب محصل ہیں ۔ وہ چونکہ نہایت شوق اور محنت سے کام کرتے ہیں ۔ اس لئے ان کے علاقہ کے دوستوں کے طرف بقایا بھی بہت کم ہے ۔

اگر دوسرے محصل بھی اپنے فرض منصبی کو جو جماعت کی طرف سے خدا کے لئے ان پر ڈالا گیا ہے ۔ پورا کرنے کی کوشش کریں ۔ تو پھر بقایا نہیں رہ سکتا ۔

چوہدری صاحب کی کوشش سے بعض دوستوں نے اپنے چندے بھی بڑھائے ہیں ۔ بیت المال چوہدری صاحب اور چوہدری نذیر احمد خانصاحب محصل جماعت امرت سر اور دوسرے کام کرنیوالے دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہے اور آئندہ کے لئے امید کرتا ہے ۔ کہ احباب زیادہ تندہی سے کام کرنے کی طرف مائل ہونگے ۔ یہ خدمت کا وقت ان کو ملا ہے آئندہ معلوم ملے یا نہ ملے ۔ امیر جماعت سے امید ہے ۔ کہ وہ جماعت میں سلسلہ کی خدمت کے لئے ایک جوش پیدا کرینگے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بابرکت فرمادے ۔ اور جماعت کے دوستوں کے دلوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے کھول دے ۔ آمین ؛

مکرمی جناب محمد عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جماعت نوشہرہ کی تشخیص چندہ کی ہے ۔ ۲۱۳۱/- چندہ تشخیص ہوا ہے ۔ ۴۶ نام درج فارم ہیں ۔ ۶ دوستوں کی وصیت ہے ۔ ڈاکٹر فتح الدین صاحب کی وصیت ۱/۳ حصہ کی ہے ۔ خوشی کی بات ہے کہ اس جماعت کے اکثر دوستوں نے چندہ باشرح کا وعدہ کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے اخلاص میں اور بھی ترقی عطا فرمادے ۔ آمین ؛

جماعت احمدیہ کرم پورہ کا چندہ چوہدری کرم الٰہی صاحب نے تشخیص کیا ہے ۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب ۱۵ روپیہ سالانہ حصہ جائداد میں ادا کرتے ہیں ۔ جائداد کی وصیت کرنیوالے دوستوں کو آمدنی پر بھی جب تک کہ ان کی جائداد منتقل نہیں ہوتی ہے ۔ پوری شرح سے چندہ ادا کرنا ضروری ہے ۔ اس لئے اس بجٹ پر ایک دفعہ اور غور کیا جاوے گا ۔ فی الحال چوہدری صاحب نے ۳۲۴/۴ چندہ تشخیص کیا ہے ۔ لیکن باشرح ۵۰۳/۱۲ ہوتے ہیں ۔ حصہ جائداد کے ۲۰۰ بھی اس میں شامل ہیں ۔

مکرمی جناب عبد الغنی صاحب انبالہ نے جماعت پٹیالہ وسنور کا چندہ تشخیص کیا ہے ۔ پٹیالہ کے فارم میں ۳۷ نام درج ہیں ۔ ۵۲۶/- روپیہ گذشتہ سال کا بقایا ہے ۔ دوستوں کا وعدہ باشرح ہے ۔ صرف دو دوستوں نے شرح سے کم وعدہ کیا ہے ۔ امید ہے ۔ کہ یہ بھی باشرح ادا کریں گے ۔ بقایا تحصیل کے نقص کی وجہ سے ہوا ہے ۔ اس لئے امیر صاحب کو چاہیئے ۔ کہ آئندہ کے لئے خصوصیت سے تحصیل کا کام عمدگی سے چلانے کا انتظام فرمائیں ۔ معمولی کوتاہیوں سے سلسلہ کا نقصان روا رکھنا مناسب نہیں ۔ ۱۳۰۶/۱۰ بجٹ معہ بقایا تشخیص ہوا ہے ۔ امید ہے اس جماعت کے مخلص دوست بقایا کے ادا کرنے کی طرف جلد توجہ فرمائیں گے ؛

سنور کا چندہ ۱۰۴۶/۱۲ تشخیص ہوا ہے ۔ لیکن بقایا اس میں شامل نہیں ۔ اس جماعت میں بھی بقایا بہت ہو گیا ہے ۔ اس کی طرف خصوصیت سے توجہ کی جاوے ۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمادے ۔ اور بقایوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرماوے ؛

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جماعت لوبری والہ اور وزیر آباد کا چندہ تشخیص فرمایا ہے ۔ لوبریوالہ کا بجٹ ۱۳۲/۱۲ تشخیص ہوا ہے ۔ سب دوستوں نے چندہ باشرح کا وعدہ کیا ہے ۔ وزیر آباد کی فارم میں ۱۷ نام درج ہیں ۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب کی وصیت ہے ۔ فارم نہایت باقاعدہ ہے ۔ سب نے باشرح چندہ کا وعدہ کیا ہے ۔

یہاں یہ بات واضح طور پر بیان کر دینا چاہتا ہوں ۔ کہ مرکزی چندوں کو مقامی طور پر خرچ کرنے کا کسی کو اختیار نہیں ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے ؛

مکرمی محمد عبد اللہ صاحب فیروز پور نے جماعت احمدیہ سکھانہ اور فرید کوٹ کا چندہ تشخیص کیا ہے ۔ یہاں کے دوستوں کو باشرح چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا چاہیئے ۔

جناب علی بخش صاحب نمبردار نے چک ۳۷ ع ب اور چک ۷۶ ع ب اور چک ۹۱ ع ب و ۸۶ ع ب و ۸۷ ع ب و ۸۸ ع ب کا چندہ تشخیص کیا ہے ۔ سب دوستوں نے باشرح چندہ کا وعدہ کیا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ؛

شہری جماعتیں ۳۱ جولائی تک بجٹ کا ۱/۴ حصہ داخل خزانہ کردیں

یہ رپورٹ آپ کے ہاتھ میں ایسے وقت پہنچے گی ۔ کہ جولائی کے اختتام میں ابھی ایک دو دن باقی ہوں گے ۔ اس لئے میں تاکیداً عرض کرتا ہوں ۔ کہ بجٹ کے ۱/۴ حصہ کے پورا کرنے میں جو کمی رہتی ہو ۔ وہ فوراً ارسال کردیں ۔ بلکہ بذریعہ تار بھجوا دیں ۔ تاکہ وقت پر رقم داخل ہو کر سہ ماہی حساب میں شمار ہو سکے ؛

زمیندار جماعتیں سالانہ بجٹ کا ۱/۲ حصہ داخل خزانہ کردیں ؛

فصل ربیع کا چندہ جولائی کے آخر تک وصول ہو جایا کرتا ہے ۔ اس لئے بجٹ کا نصف حصہ پورا کرنے میں جو کمی رہتی ہو ۔ وہ فوراً ارسال کردیں ۔ تاکہ سہ ماہی حساب میں شمار ہو کر آپ کی جماعت بھی خاص دعاؤں سے حصہ لے سکے ۔ والسلام ؛

نیازمند

ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— شملہ۔ ۲۴ر جولائی۔ "سول" کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ شملہ میں بمبئی کی صورت۔ حالات کو نہایت نازک خیال کیا جا رہا ہے۔ بڑی بڑی تجارتی کمپنیاں تباہ ہو رہی ہیں۔ کارخانے بند ہو جانے کی وجہ سے ہزاروں کارکن بے روزگار ہو گئے ہیں۔ کانگریسی پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بے روزگار کارکن بھی مجبور ہو کر بدامنی میں شریک ہو جائیں گے۔ حکومت سختی کی انتہائی تدابیر اختیار کرنے میں تذبذب کا اظہار کر رہی ہے۔ لیکن یہ خیال تقویت پکڑ رہا ہے۔ کہ بدترین حالات مارشل لاء کے نفاذ پر دلالت کرتے ہیں:

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ گجرات جیل کے اکثر قیدیوں نے اس نوٹس کے مطابق جو انہوں نے حکومت کو دیا تھا۔ اے اور بی کلاس کی مراعات ترک کر دی ہیں۔ دودھ۔ دہی گھی۔ گوشت۔ انڈے۔ اور پھل وغیرہ تمام چیزیں جو سی کلاس کے قیدیوں کو نہیں ملتیں۔ انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے:

—— شملہ۔ ۲۵ر جولائی۔ سر جیمز کریرار آج صبح ولایت سے بمبئی پہونچ گئے۔ اور حکومت ہند کے ہوم ممبر کے عہدے کا جائزہ لے لیا:

—— شملہ۔ ۲۵ر جولائی۔ اسمبلی کی میعاد ۳۱ر جولائی کو ختم ہو جائیگی۔ لیکن اس کے منتشر کرنے کے متعلق کوئی اعلان شایع نہیں ہوگا:

—— مدراس۔ ۲۵ر جولائی۔ حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ دو سو ایک مزید اشخاص نے جو سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ سماعت مقدمہ کے دوران میں معافی مانگ لی ہے۔ ان قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اب تک جس قدر اشخاص معافی مانگ چکے ہیں۔ ان کی تعداد تین سو اکتیس ہے:

—— کلکتہ۔ ۲۴ر جولائی۔ متعدد رضاکاروں نے غیر ملکی شراب کی دوکان کا جو ہوڑہ میں واقع ہے۔ دروازہ توڑ دیا۔ اور دوکان کے سامان کو آگ لگا دی:

—— ڈھاکہ۔ ۲۴ر جولائی۔ طلبائے ڈھاکہ یونیورسٹی نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ وہ سات دن تک جماعتوں میں نہیں آئینگے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ ایک طالب علم کے پولیس کے احاطہ یونیورسٹی میں اجتماع طلبا کو منتشر کرتے وقت ایسی مہلک ضربات آئیں جن سے وہ جانبر نہ ہو سکا:

—— کلکتہ۔ ۲۴ر جولائی۔ عدالت عالیہ کی عدالت اپیل نے جسٹس بکلینڈ کے فیصلہ کے خلاف حکم سنا دیا۔ جسٹس بکلینڈ نے جریدہ "انگلش مین" کے خلاف ۷۰۰۰ روپیہ کی ڈگری قنصل جنرل اطالیہ مقیم کلکتہ کی موافقت میں دیدی تھی۔ اور جرم یہ تھا۔ کہ اطالوی اہل حرفہ پر ہندوستانی مال پر تاخت کرنے کا بیجا الزام لگایا گیا ہے:

—— بمبئی۔ ۲۵ر جولائی۔ ہندوستان کی بندرگاہوں میں انگریزی کپڑے کی ۹۰ ہزار گانٹھیں (ایک گانٹھ میں کئی سو من کپڑا ہوتا ہے) پڑی ہیں۔ جن کو اٹھانے سے تمام بیوپاریوں نے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ بکری بالکل بند ہے:

—— شملہ۔ ۲۵ر جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے پکٹنگ آرڈی نینس کا نفاذ قصور میونسپلٹی کی حدود میں بھی کر دیا ہے:

—— پشاور۔ ۲۵ر جولائی۔ پچھلی ایجی ٹیشن میں گرفتار شدگان میں سے ۱۸۷ اشخاص کو مشروط طور پر رہا کر دیا گیا:

—— لاہور۔ ۲۵ر جولائی۔ ڈیر اینڈ کمپنی نے میونسپل کمیٹی لاہور سے شہر اور سول اسٹیشن میں موٹر بسیں چلانے کی اجازت مانگی تھی۔ درخواست کمیٹی نے منظور کر لی ہے۔ موٹر بسیں ریلوے اسٹیشن سے چڑیا گھر تک براستہ لنڈا بازار۔ سرکلر روڈ۔ انار کلی۔ کچہری۔ مال روڈ ہوتی ہوئی چڑیا گھر پہونچیگی۔ ریلوے سٹیشن سے برانڈرتھ روڈ۔ سرکلر روڈ۔ انار کلی۔ مال روڈ۔ میکلوڈ روڈ۔ نکلسن روڈ۔ ایمرسن روڈ ہوتی ہوئی واپس سٹیشن جائیگی۔ یہ دونوں راستے چار سٹیشنوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ ہر ایک سٹیشن تک جانیکا ٹکٹ ؍۱ ہوگا۔

مدراس۔ ۲۴ر جولائی۔ ایک جوتشی نے پیشین گوئی کی تھی۔ کہ مسٹر گاندھی ۱۰ر جولائی کو رہا ہو جائینگے۔ پولیس نے اس کو کذب بیانی کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے:

پونا۔ ۲۴ر جولائی۔ آج سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر نے گاندھی جی سے چار گھنٹہ تک ملاقات کی جس کے خاتمہ پر انہوں نے مصرحہ ذیل بیان دیا۔ ہم نے کل اور آج مہاتما گاندھی سے طویل ملاقات کی۔ ہم نے تمام واقعات جو ہمارے پاس تھے۔ ان کے پیش کئے۔ گاندھی جی نے ہمیں پنڈت موتی لال نہرو اور جواہر لال نہرو کے نام ایک تحریری پیغام دیا ہے۔ جسے ہم الہ آباد لے جا رہے ہیں۔

—— شملہ۔ ۲۴ر جولائی۔ آج پنجاب کونسل میں پولیس کے ضمنی مطالبہ کے سلسلے میں ایک روپیہ کی تخفیف ۲۴ آراء کے مقابلہ میں ۴۱ آراء سے منظور ہو گئی:

—— وسط اگست میں آل انڈیا مسلم لیگ کا جو اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہونے والا ہے۔ اس کی صدارت ڈاکٹر سر محمد اقبال پی۔ ایچ۔ ڈی نے قبول فرمالی ہے۔ ڈاکٹر صاحب خطبۂ صدارت لکھنے میں مصروف ہیں:

—— لاہور۔ ۲۴ر جولائی۔ مقدمہ سازش لاہور کے تمام ملزموں نے پھر بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں سے یکساں سلوک کیا جائے۔ مسٹر بی۔ کے۔ دت کہتے ہیں۔ کہ ہم نے گذشتہ سال بھوک ہڑتال ترک کرنے میں غلطی کی تھی:

—— امرتسر۔ ۲۳ر جولائی۔ سردار کھڑک سنگھ نے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور شرومنی اکالی دل کی صدارت سے استعفاء دیدیا ہے۔ کیونکہ گوردوارہ سیس گنج کے سلسلہ میں کمیٹی نے جو کارروائی کی ہے۔ اس سے انہیں اختلاف ہے۔ آپ کا خیال ہے۔ کہ تحریک خالص مذہبی ہے۔ اسے گاندھی کی تحریک سے نہیں ملانا چاہئے۔ کانگریس میں سکھوں کو اس وقت تک شامل نہیں ہونا چاہئے۔ جب تک قومی جھنڈے میں ان کی قوم کے نشان کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔

—— سرینگر کشمیر۔ ۲۳ر جولائی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی کی گرفتاری پر سرینگر میں جو ہڑتال منائی گئی تھی۔ اس میں بعض ریاستی حکام نے بھی حصہ لیا تھا۔ ریاست نے اس قسم کے واقعات کے اعادہ کا انسداد کرنے کے لئے خفیہ احکام جاری کئے ہیں۔ اور ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جو ریاستی ملازموں کی ذاتی قابلیت اور ان کی شہرت کی تحقیقات کر کے رپورٹ کریگا۔ کہ کون کونسے ملازمت سے علیحدہ کرنے کے قابل ہیں:

—— کراچی۔ ۲۴ر جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹہ میں کراچی میں ۶ ۱/۲ انچ بارش ہوئی۔ تمام بڑے بڑے بازار اور کوچے زیر آب ہیں۔ پارک اور باغات میں سیلاب آیا ہوا ہے۔ ڈاکخانہ تار گھر کے احاطوں میں تین تین فٹ پانی ہے۔ کشتیوں کے بغیر آمد و رفت ناممکن ہو گئی ہے:

—— بمبئی۔ ۲۴ر جولائی۔ بمبئی کے دیسی تاجران پارچہ بانی کی ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس کے رو سے حکومت کے متشددانہ رویہ کے خلاف بطور احتجاج غیر معین مدت تک ہڑتال منانے کا فیصلہ کیا گیا:

—— شملہ۔ ۲۱ر جولائی۔ افواہ گرم ہے۔ کہ مولانا محمد علی نے صوبجات متحدہ کے سات شہروں کے حلقہ سے آئندہ انتخابات اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ گول میز کانفرنس کے ایک نمائندہ ہیں:

—— ناگپور۔ ۱۸ر جولائی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے فوج اور پولیس کے فرائض کی بابت انگریزی۔ ہندی۔ یا اردو میں جو قرارداد منظور کی تھی۔ اسے حکومت بمبئی متوسط نے ضبط کر لیا ہے:

—— شملہ ۔ ۲۴ جولائی ۔ لیڈی اروِن آج بعزم بمبئی یہاں سے روانہ ہو گئیں ۔ آپ شنبہ کو ڈاک کے جہاز "راولپنڈی" میں سوار ہو کر انگلستان روانہ ہو جائینگی ؛

—— لاہور ۲۴ جولائی ۔ کل ۳ بجے کے قریب میانمیر نہر کے دوسری جانب کسی افسر کی کوٹھی کے باغیچہ میں ایک سکھ نوجوان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ۔ نوجوان یہاں بم چلا کر اس کا تجربہ کرنے کے لئے آیا تھا ۔ اس کے قبضہ سے ایک اور تیار بم بھی دستیاب ہوا ہے ۔ گمان ہے ۔ یہ وہی سکھ ہے جس کے سوٹ کیس سے سید مٹھا بازار میں پوٹاش کو آگ لگ گئی تھی ۔ اس سلسلہ میں اور بھی دو نوجوان گرفتار ہوئے ہیں ۔

—— کراچی ۔ ۲۴ جولائی ۔ دیسی شراب کے پیپے جو گیدڑوں کو تقسیم ہونے والے تھے ۔ کہ ستیہ گرہی راستہ میں لیٹ کر مزاحم ہوئے ۔ پولیس نے لاٹھی چلائی ۔ ہجوم فوراً جمع ہو گیا ۔ اور شراب کے ایک پیپے کو آگ لگا دی ۔ جس سے ایک لیڈی والنٹیر کے کپڑوں کو آگ لگ گئی ۔ ہجوم نے شراب کے پیپوں کو تباہ کر دیا ۔ اور بہی کھاتہ کاغذ پتر سب جلا دیئے ۔ متعدد اشخاص کو آگ کی وجہ سے سخت گزند بھی پہونچا ۔

—— لاہور ۲۴ جولائی ۔ سیاسی قیدیوں کے لئے زیادہ جگہ مہیا کرنے کی غرض سے بورسٹل جیل لاہور سے ۱۶۸ اخلاقی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں ؛

—— میانوالی جیل سے ۱۱۸ قیدی نئے نوٹیفکیشن کی رو سے رہا کر دیئے گئے ہیں ؛

—— پشاور ۔ ۲۵ جولائی ۔ صوبہ سرحد کے انسپکٹر جنرل پولیس ماسٹر آئس مونگر کو حکومت ہند کے سررشتہ خارجہ و سیاسیہ میں کار خاص پر لگایا گیا ہے ؛

—— ہندوستان میں بائیکاٹ تحریک کی وجہ سے برطانیہ کی تجارت کو کس قدر دھکا لگا ہے ۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے ۔ کہ صرف گذشتہ مئی کے مہینہ میں برطانیہ کو دو کروڑ ۸ لاکھ پاؤنڈ کا نقصان ہوا ہے ؛

—— لاہور ۔ ۲۵ جولائی ۔ پنجابی زبان کے شاعر پنڈت منموہن لال دیوآنہ کو پنجاب یونیورسٹی نے پانصد روپیہ انعام دیا ہے ۔ اس کے علاوہ چند رؤسا کی طرف سے بھی ایک ہزار روپیہ کے قریب انعام دیا گیا ہے ۔

—— ناگپور ۔ ۲۵ جولائی ۔ میڈیکل کالج کے طلباء نے ہوسٹل پر قومی جھنڈا گاڑ دیا ہے ۔ انسپکٹر جنرل آف ہاسپٹلز نے انہیں ہدایت کی ہے ۔ کہ اسے اتار دیں ۔ ورنہ کالج بند کر دیا جائیگا ۔ طلباء نے انکار کر دیا ۔ اور مختلف گروہ دن رات اس کی حفاظت کرتے ہیں ؛

حیدر آباد سندھ ۔ ۲۵ جولائی ۔ شکارپور سے آخری اطلاع ہوائی ہے ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ سیلاب شہر سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے ۔ اور شہر کا اکثر حصہ خالی کیا جا چکا ہے ۔ کلکٹر نے اعلان کیا ہے ۔ کہ شہر کے بچاؤ کی اب کوئی صورت نہیں ۔ لاڑکانہ سے سیلاب چھ میل ہے ؛

—— شملہ ۔ ۲۶ جولائی ۔ گورنر نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ کونسل کا کام معیار ذمہ داری کے مطابق رہا ہے ؛

—— بمبئی ۔ ۲۶ جولائی ۔ کانگریس والنٹیروں نے پونا کی گھوڑ دوڑ میں لوگوں کو شامل ہونے سے روکنے کے لئے کامیاب پکٹنگ کیا ۔ بہت کم لوگ روانہ ہو سکے ؛

—— پشاور ۔ ۲۵ جولائی ۔ وزیرستان میں حالت رو بہ اصلاح ہے ۔ تین قبائل نے صلح کا یقین دلانے کے لئے اپنی رائفلیں جمع کر دی ہیں ۔ بنوں میں حالات بدستور ہیں ۔ عورتیں دکانوں پر پکٹنگ کر رہی ہیں ؛

—— شملہ ۔ ۲۵ جولائی ۔ گورنروں کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے ۔ اور بمبئی ، مدراس اور صوبجات متوسط کے گورنر اپنے صوبجات کو واپس جا چکے ہیں ؛

—— ٹوریو ۔ ۲۲ جولائی ۔ کوریا میں ۱۸ جولائی کو جو طوفان آیا ہے ۔ اس کے متعلق ایک سرکاری فہرست سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ اس میں ۳۹۳ اشخاص مر گئے ہیں ۔ اور ۱۴۹۲ غائب ہیں ۔ جن کی بابت گمان ہوتا ہے ۔ کہ وہ بھی مر گئے ہیں ۔ ۵۷۴۸ مکانات ضایع ہو گئے ہیں ۔ خوشو میں بھی ۷۵ آدمی غائب ہیں ۔ ۲۰۸ مر گئے ہیں ۔ اور ۲۷۵ زخمی ہیں ۔ ۱۹۶۴ مکانات تباہ ہو گئے ہیں ۔ اور ۱۸۰۳ کشتیاں یا تو ڈوب گئی ہیں ۔ یا غائب ہیں ۔

—— لندن ۔ ۲۳ جولائی ۔ وادئے اسک میں جو یارک شائر کا ایک حصہ ہے ۔ لگاتار بارش کی وجہ سے جل تھل ایک ہو گئے ۔ اندیشہ ہے ۔ کہ اکثر جانیں ضایع ہوئی ہوں ۔ متعدد سڑکیں تباہ ہو گئی ہیں ۔ اور جا بجا پانی موجزن ہے ۔ جن لوگوں کے مکانات دریا برد ہو گئے ہیں ۔ انہیں صحیح سلامت محفوظ مقامات تک لے آنے کے لئے جان بچانے والی کشتیاں بھیجی جا رہی ہیں ۔ ریلوے کے متعدد پُل تباہ ہو گئے ہیں ٹیلیفون اور تار کے کھمبے ٹوٹ گئے ہیں ۔ اور سلسلہ رسل و رسائل مسدود ہے ۔ یارک شائر کے تین گاؤں جو خوبصورتی کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ تھے ۔ تباہ و برباد ہو گئے ہیں بے شمار انسان خانماں ویران پھر رہے ہیں ۔ گاؤں جزیرے بنے ہوئے ہیں ۔ ریلوے کے دس سٹیشن بند کر دیئے گئے ہیں ؛

—— سکندریہ ۔ ۲۳ جولائی ۔ شاہ فواد نے وفد کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے ۔ کہ ۲۵ جولائی کو پارلیمنٹ کا خاص اجلاس طلب کیا جائے ؛

ممالک غیر کی خبریں

روما ۔ ۲۴ جولائی ۔ ایک اعلان مظہر ہے ۔ کہ اطالیہ کے سات اضلاع میں زلزلہ کی وجہ سے سخت نقصان پہونچا ہے ۔ سب سے زیادہ نقصان اویلینو میں ہوا ہے ۔ جہاں ۱۳۹۲ اشخاص ہلاک اور ۲۰۷۰ مجروح ہوئے ہیں ۔ فوگیہ کے صوبہ میں ۱۲۹ اور پوٹینزا میں ۱۲۱ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں ۔ جنوبی اطالیہ کے خوشگوار اور زرخیز خطہ کو اس زلزلہ نے تباہ و ویران اور خوفناک بنا دیا ہے ۔ اریلینو اور ولانو واڈیل بتنتہ میں بے انتہا نقصان ہوا ہے ۔ جہاں بہت کم مکان باقی رہ گئے ہیں ۔ اور کوئی خاندان ایسا نہیں ۔ جس کا کوئی نہ کوئی فرد ہلاک نہ ہوا ہو ۔ بچوں کا نقصان جان بہت زیادہ ہے ۔ سائینور مسولینی نے عوام کو چندہ اکٹھا کرنے کی ممانعت کر دی ہے ۔ اور امدادی انتظامات کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے ۔ اس نے ہوائی جہازوں کے بیڑے بھیجے ہیں ۔ جو تباہ شدہ علاقوں کے لوگوں کو خوراک پہونچاتے ہیں ۔ کیونکہ آمد و رفت کے دوسرے ذرایع منقطع ہو چکے ہیں ۔ حکومت مصیبت زدوں کی امداد کے لئے ہر ممکن انتظام کر رہی ہے ؛

ٹریولیو ۔ ۲۵ جولائی ۔ شمالی اطالیہ میں شدید طوفان باد سے سخت نقصان ہوا ہے ۔ طوفان ۲۵ میل کے رقبہ کو بالکل تباہ کر گیا ہے ؛

روما ۔ ۲۴ جولائی ۔ سرکاری اندازہ کے مطابق اطالیہ میں زلزلہ کی وجہ سے ایک ہزار سات سو اٹھتر اشخاص ہلاک اور چار ہزار دو سو چونسٹھ زخمی ہوئے ۔ اور تین ہزار ایک سو اٹھاسی مکانات مسمار ہو گئے ہیں ؛

لندن ۔ ۲۳ جولائی ۔ شاہ فیصل نے ٹائمز کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں فرمایا ۔ برطانیہ اور عراق کا جدید عہد نامہ عراق کی ترقی کی طرف بہت بڑی پیش قدمی ہے اور ملک کی آئندہ سیاسی اور اقتصادی ترقی کا باعث ہوگا ۔

رگبی ۔ ۲۳ جولائی ۔ یورپ کے ارد گرد ہوائی دوڑ میں سر امین بٹلر فرانسیسی ہوا باز دو نمبروں سے ایک گھنٹہ قبل ہسپانیہ پہونچ گیا ۔

نیویارک ۔ ۲۳ جولائی ۔ گرم رو چلنے کی وجہ سے صرف نیویارک میں ۶۲ جانیں ضایع ہوئیں ۔ یہ لہر کوہستان سے شروع ہوئی ۔ اور مشرق کی طرف چلی ۔ اس کا اثر چار دن تک رہا ۔ ملک کے طول و عرض میں کل چار سو جانیں ضایع ہوئیں ؛

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)